Acc 4352

2664260

~~4351~~

Acc. No = 4352

الحمد للہ خالق الارض والسمٰوٰت

کہ اربع عناصر طیبات و خبائث و چہار ارکان شقاوت و سعادت اعنی

١ شیخ سعدی

٢ بیدل

٣ رومی

٤ حکیم سنائی

٥ مولنا جامی

٦ نعیم

مجموعہ رباعیات

مع

مختصر حالات مصنفین حضرات

مرتبہ

احقر انام محمد عبد الاحد عفی اللہ عنہ الصمد

بماہ رجب ۱۳۲۶

مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِلّٰہ الحمد کہ اُس نے چار عنصر کی ترکیب سے آدمی بنایا۔ اور چار دانگ عالم مین اُسے اشرف المخلوقات کے معزز خطاب سے ملقب فرمایا۔ اُنھین مین سے اپنے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مربع نشین انجمنِ رسالت کیا۔ اور اُنکے چار یارونکو چار ارکان دین کا مرتبہ دیا۔ امّا بعد صاحب دل اہلِ مذاق کی خدمت مین گذارش ہو کہ اس مین شک نہین سچون کے کلام کا اثر سچا ہوا کرتا ہے پھر اگر سچا شاعر اہلِ دل بھی ہو تو کیا کہنا ہے۔ سعدی۔ حافظ۔ جامی۔ عمر خیام۔ سرمد۔ بیدل جس رتبے کے شاعر ہین اُسی مرتبہ کے پاک باطن و ماہر ہین۔ غزلیات وغیرہ سے قطع نظر ان حضرات کی رباعیان کچھ ایسی دلکش واقع ہوئی ہین جن کا لطف دل ہی جانتا ہے۔ اکثر ناظرین مشتاق تھے کہ ان سب رباعیات کو ایک جگہہ شایع کیا جائے تا کہ پورا لطف حاصل ہو۔ اور دیکھنے والا خدادانی اور اخلاقی ترقی کی طرف مائل رہے۔ اِس لئے مطبع **مجتبائی** دہلی نے نہایت عرق ریزی کے بعد یہ جواہر ریزے مختلف مقامات سے جمع کیے ہین جو پیشکش کیے جاتے ہین۔ قدردان حضرات سے توقع ہے کہ مطبع کی سعی مشکوری کے لایق متصور ہو گی ؛

آغاز مطلب سے پہلے مصنفین رباعیات کی مختصر سوانح عمری درج کیجاتی ہے تا کہ کسیقدر تعارف حاصل ہو جائے اور من وجہ مصنفین کا رتبہ ظاہری و باطنی ملحوظ خاطر رہے

خاکسار

محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی یکم محرم ١٣١٩ھ

سعدی شیرازی

حضرت شیخ سعدی کے معزز نام کو کون نہین جانتا آپ شیراز کے مشہور فاضل درویش کامل نامور شاعر۔ علوم ظاہر و باطن سے پورے ماہر شخص تھے۔ گلستان بوستان۔ کلیات سعدی وغیرہ آپکی مقبول تصانیف ہین۔ بڑے سیاح تھے۔ کئی حج پا پیادہ کیئے۔ ہندوستان کے مقام سومنات مین چند روز مقیم رہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید تھے۔ ایک مدت بیت المقدس کے ان مقبرون مین رہکر جہان انبیاء علیہم السلام مدفون ہین پانی پلانے کی خدمت کرتے رہے۔ چند بار خضرؑ سے ملاقی ہوئی۔ جب حضرت امیر خسرو دہلوی نے گلستان کے جواب مین بہارستان لکھکر حضرت سلطان نظام الدین کی خدمت مین پیش کی تو آپنے فرمایا شاباش تم نے خوب داد فصاحت و بلاغت دی ہے۔ مگر گلستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ رسول مقبولؐ اسکی سیر کیا کرتے ہین۔ شیخ سعدی رح ۵۷۱ھ مین پیدا ہوئے اور ایکسو بیس برس کی عمر پاکر ۶۹۱ھ مین وفات پائی۔ لفظ **شاعر** تاریخ ولادت اور **محبوب پروردگار** تاریخ وصال ہے۔

خواجہ حافظ شیرازی

آپ کا مسکن شیراز نام خواجہ شمس الدین۔ اور تخلص حافظ ہے۔ لوگ آپکو "لسان الغیب" اور "ترجمان الاسرار" بتاتے ہین۔ آپ کے دیوان سے فال لیجاتی ہی۔ چنانچہ جہانگیر جب اپنے باپ اکبر سے ناراض ہوکر الہ آباد چلے گئے تو متردد تھے کہ باپ کے پاس واپس جائین یا نہ جائین۔ دیوان حافظ مین فال دیکھی تو یہ شعر نکلے شعر ہمرانہ در پے عزم دیار خود باشم ٭ چرا نہ خاک رہ کوے یار خود باشم ٭ ز محربان سرا پردۂ وصال شوم ٭ ز بندگان خداوندگار خود باشم ٭ مولوی جامی فرماتے ہین کہ گو خواجہ حافظ کا سلسلہ و نسبت اور مرشد طریقت نامعلوم ہے۔ مگر خواجگان صوفیہ متفق اللسان ہین کہ دیوان حافظ سے بہتر تصوف مین آج تک کوئی دیوان نہین ہوا آپنے ۷۹۱ھ مین وفات پائی **شمس الدین** ۷۹۱ منور تاریخ وصال ہے۔

مولانا جامی

نور الدین لقب۔ عبد الرحمن نام۔ اور جامی آپ کا تخلص ہے۔ چھوٹی سی عمر مین مولانا خواجہ علی سمرقندی سے تکمیل علوم ظاہری فرماکر خواجہ سعد الدین کاشغری کے مرید ہوئے پھر سخت ریاضت

ومجاہدہ کے بعد بارہ برس خواجہ ناصر الدین عبیداللہ احرار نقشبند کی خدمت مین رہ کر درویشی کی سند لی - ہر فن مین صاحب تصانیف ہین - شاعری آپ کا ادنی وصف ہے کتاب سلسلۃ الذہب - زلیخا شرح ملا جامی آپ کی مشہور تصانیف ہین حسب عدد جام آپ چالیس کتابون کے مصنف تھے مولانا جامی مکہ معظمہ - مدینہ منورہ - نجف اشرف - اور کربلا ر معلےٰ وغیرہم تمام متبرک مقامات کی زیارت سے مشرف ہوئے ہین - آپکی حاضر جوابی اور معمے گوئی مشہور ہے - مولانا کے مرشد برحق خواجہ سعدالدین کاشغری کی صاحبزادی آپ کے نکاح مین تھین ان سے چار فرزند پیدا ہوئے اول صفی الدین یہ صرف ایکسال زندہ رہے - دوم خواجہ ضیاء الدین یوسف - انھون نے ۲۷ برس کی عمر مین انتقال فرمایا - سوم خواجہ ظہیر الدین یہ خواجہ ضیاء الدین کی وفات کے نو برس بعد پیدا ہوئے - مولانا کی وفات کے وقت چار برس کے تھے - چوتھے صاحبزادے ایک روز زندہ رہے اس لیے اُن کا کوئی نام نہین رکھا گیا - مولانا جامی بمقام جام ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ مین متولد ہوئے اور ۸۱ برس کی عمر مین خواجہ احرار کے ۳ سال بعد وفات پائی - آپکا مزار پرانوار خیابان ہرات مین ہے

عمر خیّام

یہ بات مشہور ہے کہ جس طرح حافظ شیرازی نے غزلیات مین نام پایا ہی اسی طرح عمر خیام نے رباعیات کا مرتبہ رفعت خیال کے لحاظ سے آسمان ہفتم تک جا پہنچایا ہے - عمر خیام کا دیوان رباعیات گو مختصر ہے مگر اپنی دلچسپی - نازک خیالی جذب باطنی اور فصاحت و بلاغت کے باعث ولایت تک لوگون کو ازبر ہے - ان رباعیات کا سچا اثر فوراً آنکھ کی راہ سے دل مین اُتر جاتا ہے - پھر ان کا انتخاب بے مثل اور لاجواب - سچ تو یہ ہے کہ ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نہ چشی ؛ عمر خیام نے ۵۰۳ھ مین اپنے وطن سے نیشاپور آکر تعلیم پائی یہ الپ ارسلان سلجوقی کا زمانہ تھا انکے والد خیمہ دوز تھے اسلیئے ازراہ فروتنی عمر نے اپنا تخلص خیام رکھا - ابوالقاسم نظام الملک اور حسن سباح عمر خیام کے ہم مکتب تھے آخر ۵۱۷ھ مین وفات پائی -

سرمد

حکیم سرمد دہلوی ابتدا مین یہودی اور توریت خوان تھے ولایت سے دہلی آکر مشرف باسلام ہوئے اور علوم ظاہری حاصل کرکے ایک ہندو بچہ پر عاشق ہوگئے آخر کار عشق مجازی نے حقیقی سے

مبدل ہوگر سرمد کو مجذوب کر دیا۔ بالکل برہنہ ہوکر دیوانہ وار پھرنے اور ہمہ اوست کہنے لگو
دارا شکوہ سرمد کا معتقد تھا اس نے اپنے باپ شاہجہان سے سرمد کی کشف و کرامات کا ذکر کیا
شاہجہان نے عنایت خان نامی ایک امیر کو تفحص حال کے لیئے مقرر فرمایا۔ اس نے سرمد کو
دیکھ بھال کر بطور عرض حال یہ شعر پڑھا ؎ بر سرمد برہنہ کرامات تہمت ست ؛ کشفی کہ
ظاہرست از و کشف عورت ست ؛ پھر جب اورنگ زیب نے شاہجہان کو قید کیا۔ اور دارا شکوہ
قتل کیا گیا تو اعتماد خان پنجہزاری کو حکم ہوا کہ سرمد کو کپڑے پہننے پہ مجبور کرے مگر سرمد نے
بڑی ضد کے ساتھ اس حکم سے انکار کیا۔ آخر کار علماء کے اتفاق رائے سے سرمد کے قتل کا
فتوی لکھا گیا۔ اور اسے اورنگ زیب نے منظور کر لیا۔ لکھا ہی کہ جب جلاد تلوار لیکر سامنے آیا تو سرمد
نے یہ مطلع پڑھا ؎ سر جدا کرد از تنم شوخے کہ با ما یار بود ؛ قصہ کوتہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود
اسکے بعد نہایت بے تکلفی اور بیغمی کے ساتھ سر دیدیا۔ انکا مزار دہلی مین زیر جامع مسجد واقع ہے

بیدل

میرزا عبد القادر بیدل عظیم آبادی خاص عظیم آباد پٹنہ مین پیدا ہوئے۔ اور ہندوستان مین نشوونما
پاکر چند روز شہزادہ محمد اعظم کی ملازمت مین رہے۔ ایکدن شہزادہ نے اپنے دوستون سے کہا
کہ اگر بیدل ہماری مدح مین کوئی قصیدہ لکھے تو ہم اعلیٰ درجہ کی قدردانی کرینگے۔ بیدل نے انکار کیا
اور فوراً نوکری چھوڑ کر دہلی آ گئے۔ اس ترک مداحی سے انکی مستغنی المزاجی اور توکل علی اللہ کا حال
اچھی طرح ظاہر ہوتا ہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امرائے زمانہ خود ان کے دروازہ پر آنے لگے سنہ ۱۱۳۳ھ
مین جب نواب آصفجاہ نے انکی طلب مین پروانہ بھیجا تو انھون نے جواب دیا ؎

دنیا اگر دہند نخیزم ز جائے خویش ؛ من بستہ ام حنائے قناعت بپائے خویش

آخر کار سنہ ۱۱۳۳ھ مین دہلی ہی مین رہتے رہتے وفات پائی۔ اور اپنے گھر کے صحن مین مدفون
ہوئے۔ آپکی نظم بے مثال اور نثر عدیم النظیر ہے۔ کلیات بیدل ہندوستان سے لیکر
ایران اور روم تک مشہور ہی۔ اکثر حصہ کلام متصوفانہ اور خصوصاً رباعیات کا ہر مصرعہ آئینہ
اسرار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احد سامع المناجات
صمد کافی المهمات
هیچ پوشیده از تو پنهان نیست
عالم السر والخفیات
زیر و بالا نه‌ی توانم گفت
خالق الارض والسموات
شکر حمد تو چون توان گفتن
حافظ فی جمیع حالات
هر دعائی که می کند سعدی
فاستجب یا مجیب دعوات

ردیف الالف

سعدی

هر ساعتم اندرون بجوشد خون را
واگاهی نیست مردم بیرون را
الا مگر آنکه روی لیلی دیدست
داند که چه درد میکند مجنون را

عشاق بدر گهت اسیرند بیا
بدخوئی تو بر تو نگیرند بیا
هر جور و جفا که کرده معذوری
زان پیش که عذرت نپذیرند بیا

حافظ

جز نقش تو در نظر نیاید ما را
جز کوی تو رهگذر نیاید ما را
خوش آمده خواب جمله را در دیده
حقا که بچشم در نیاید ما را

روزیکه فلک از تو بریدست مرا
کس با لب پرخنده ندیدست مرا

چندان غمِ هجرانِ تو بر دل دارم	من دانم و آنکه آفریدست مرا

جامی

گه بادهٔ و گاه جام خوانیم ترا	گه دانهٔ و گاه دام خوانیم ترا
جز نام تو بر لوح جهان حرفی نیست	آیا به کدام نام خوانیم ترا
دردا و هزار بار دردا دردا	کامروز ندارم خبرے از فردا
فردا که شوم فروز بیگانه و خویش	رَبِّ ارْحَمْنِی وَلَا تَذَرْنِی فَرْدا

عمر خیّام

آمد سحرے ندا ز میخانهٔ ما	کاے رند خراباتیٔ و دیوانهٔ ما
برخیز که پُر کنند پیمانهٔ مے	زان پیش که پر کنند پیمانهٔ ما
بت گفت به بت پرست کای عابد ما	دانی ز چه روے گشته ساجد ما
بر ما به جمال خود تجلی کرد است	آن کس که ز تست ناظر و شاهد ما
اے خواجه یکے کام روا کن مارا	دم در کش و در کار خدا کن مارا
ما راست رویم لیک تو کج بینے	رَو چارهٔ دیده کن رها کن مارا
قرآن که مبین کلام خوانند او را	گه گاه نه بر دوام خوانند او را
در خطِّ پیاله آیتے روشن هست	کاندر همه جا مدام خوانند او را

سرمد

مشهور شدی به دلربائیٔ همه جا	بیمثل شدی در آشنائیٔ همه جا
من عاشقِ این طور توام مے بینم	خود را نمائیٔ و نمائیٔ همه جا
کردی تو علم به دلربائیٔ خود را	هم در فنِ مهر و آشنائیٔ خود را
این دیده که بیناست تماشائیٔ تست	هر لحظه به صد رنگ نمائیٔ خود را
یارب ز کریم به بخش تقصیر مرا	مقبول بکن نالهٔ شب گیر مرا
پیری و گناه ماجرائیست عجیب	لطفِ تو کند چارهٔ تدبیر مرا
باز آ باز آ ز فکر باطل باز آ	از وهم و خیالِ خام اے دل باز آ
خوش شو و مشو ز فکر دنیا هرگز	نے وصل نماید نه و اصل باز آ

گر مستقیم کار به یار است مرا
این خرقهٔ پشمینه که صد فتنه در وست
با سبحه و زنار چه کار است مرا
بارش نه کشم به دوش ـ دار است مرا

بیدل

اگر مرد رهی ز طبع خودکام برآ
ای منکر کیفیت پرواز مگس
در پیچ و خم وسوسهٔ خام برآ
بی زینه تو نیز بر سر بام برآ

ردیف الباء

سعدی

ای چشم تو در خواب و تو سرمست شراب
مانند تو آدمی در آباد و خراب
صاحب نظران تشنهٔ وصل تو سراب
باشد که در آیینه توان دید و در آب

حافظ

با دوست نشین و بادهٔ و جام طلب
مجروح چو راحت جراحت طلبد
بوس از لب آن سرو گل اندام طلب
تو از سر زخم نیش حجام طلب

جامی

جانان ره و رسم دلبری را دریاب
شد مشتری نام تو خورشید به دهر
آیین شکسته پروری را دریاب
کو دهر بیاد ـ مشتری را دریاب

عمر خیام

ای دل ز زمانه رسم احسان مطلب
درمان طلبی درد تو افزون گردد
وز گردش دوران سر و سامان مطلب
با درد بساز و هیچ درمان مطلب

در کوی نیاز هر گلی را دریاب
صد کعبهٔ آب و گل به یک دل نرسد
در کوی حضور مقبلی را دریاب
کعبه چه روی ـ برو ـ دلی را دریاب

سرمد

آسوده دمی ز خودپسندی مطلب
سودای جهان سود ندارد چندان
زین همت پست خود بلندی مطلب
نقصان بپذیر ـ سودمندی مطلب

از ساقی کوثر مے گلفام طلب
تا چند گرفتار به دنیا باشی
در پیری و ضعف جام آرام طلب
از فضل خدا نجات از این دام طلب

سرمد تو ز هیچ خلق یاری مطلب
عزت ز قناعت ست و خواری ز طمع
از شاخ برهنه سایه داری مطلب
با عزت خویش باش و خواری مطلب

ردیف التاء

سعدی

شب نیست که چشم آرزومند تو نیست
گر تو دگری بجاے من بگزینی
وین جان بلب رسیده دربند تو نیست
من عهد تو نشکنم که مانند تو نیست

با دوست چنانکه اوست میباید داشت
دشمن که بے توانیش دیده بچشم
خونابه درون پوست میباید داشت
از بهر دل تو دوست میباید داشت

تا یکسر موے از تو هستی باقی ست
گفتی بت پندار شکستم رستم
اندیشه کار بت پرستی باقی ست
آن بت که ز پندار برستی باقی ست

گر رحمت مردمان این کو از ماست
فردا که متغیر شود این روے چو شیر
یا نیز ترش بودن این رو از ماست
ما نیز برون شویم چون مو از ماست

زانگه که ترا بر من مسکین نظر ست
گر خود همه عیبها بدین بنده درست
آثارم از آفتاب مشهورتر ست
هر عیب که سلطان به پسندد هنر ست

از تو بکه نالم که دگر داور نیست
آن را که تو ره دهی کسے گم نکند
وز دست تو هیچ دست بالاتر نیست
وانرا که تو گم کنی کسے رهبر نیست

حافظ

اے قبله هر که مقبل آمد کویت
امروز کسے کز تو بگرداند رو
روے دل جمله بختیاران سویت
فردا بکدام دیده بیند رویت

مے نوش که عمر جاودانی این ست
هنگام گل و لاله و یاران سرمست
خاصیت روزگار فانی این ست
خوش باش دمے که زندگانی این ست

در کوی تو بیگانه تر از ما کس نیست
در سلسلهٔ طنابت آویخته ام
نزدیک تو بیگانه تر از ما کس نیست
زان روی که دیوانه تر از ما کس نیست

جامی

ای رحمت تو شامل ملک و ملکوت
جان را بتو قوت ست و دل را بتو قوت
خاص تو ورای کبریا و جبروت
أَنْتَ الْبَاقِي وَكُلُّ حَيٍّ سَيَمُوت

یک ذره ز ذرات جهان پیدا نیست
از غیر نشان تو همی جستم دی
کز نور تو لمعهٔ دران پیدا نیست
وامروز ز غیر تو نشان پیدا نیست

در صورت آب و گل عیان غیر تو نیست
گفتی که ز غیر من بپرداز دلت
در خلوت جان و دل نهان غیر تو نیست
ای جان جهان در دو جهان غیر تو نیست

قرب تو باسباب و علل نتوان یافت
هرچه که بود توان گرفتن بدلے
بی سابقهٔ فضل ازل نتوان یافت
تو بی بدلی ترا بدل نتوان یافت

در دعوی لاف معنی از من بگریخت
هر جا ز در خانه در آمد دعوے
خوش آنکه ز مدعی رهزن بگریخت
معنی بشتاب از ره روزن بگریخت

حیران شده ام که میل جان با تن چیست
عمریست که با هزار من هستی من
وندر گل تیره این دل روشن چیست
من میگویم ولے ندانم من چیست

عمر خیام

چون نیست بهرچه هست جز باد بدست
پندار که هرچه هست در عالم نیست
چون نیست بهرچه نیست نقصان و شکست
انگار که هرچه نیست در عالم هست

ما کافر عشقیم و مسلمان دگر است
از ما رخ زرد و جگر پاره طلب
ما مور ضعیفیم و سلیمان دگر است
بازار چه قصب فروشان دگر است

هرگه که غمی ملازم دل شودت
حال دل دیگرے بباید پرسید
یا قصهٔ کار خویش مشکل شودت
تا خوش دلی تمام حاصل شودت

هر سبزه که بر کنار جوی رسته است
پا بر سر سبزه تا بخواری ننهی
گویا ز لب فرشته خوی رسته است
کان سبزه ز خاک لاله روی رسته است

روزے کہ شود اذا السماء انشقت
من دامن تو بگیرم اندر عرصات
دانم کہ بود اذا النجوم انکدرت
گویم صنما بائے ذنب قتلت

دل سر حیات را کماهی دانست
امروز کہ باخودی نہ دانستی ہیچ
در موت ہم اسرار الٰہی دانست
فردا کہ زخود روی۔ چہ خواہی دانست

ہشدار کہ روزگار شور انگیز است
در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است
زنہار فرو مبر کہ زہر آمیز است

گر باز پئے شہوت و ہوا خواہی رفت
بنگر چہ کنی و از کجا آمدۂ
از من خبرے کہ بینوا خواہی رفت
مے دان کہ چہ می کنی۔ کجا خواہی رفت

آباد خرابات ز مے خوردن ماست
گر من نہ کنم گناہ توبہ چہ کند
خون دو ہزار توبہ بر گردن ماست
آرایش رحمت از گنہ کردن ماست

در ہر دشتے کہ لالہ زارے بودست
ہر برگ بنفشہ کز زمین مے روید
آن لالہ ز خون شہریارے بودست
خالے ست کہ بر رخ نگارے بودست

بر روئے تو زلف را اقامت ہوس است
زابروئے تو محراب نشین شد حشمت
سر فتنۂ روم را قیامت ہوس است
آن کافر مست را امامت ہوس است

ساقی حذر از غم تو ام آہ کہ نیست
مقصود منی و جز تو کس در دل من
صبرم ز رخت حق است آگاہ کہ نیست
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

پیش از من و تو لیل و نہارے بودست
زنہار قدم بہ خاک آہستہ نہی
گردندہ فلک برائے کارے بودست
کان مردمک چشم نگارے بودست

ہیہات کہ این جسم مجسم ہیچ است
دریاب کہ در کشاکش موت و حیات
وین دائرۂ سطح محیم ہیچ است
وابستۂ یکدمیم و آن ہم ہیچ است

پیش از من و تو مرد و بسے زن بودست
زود آ کہ تن تو خاک گردد زیرا
کافاق زجملہ شان مزین بودست
خاک تن تو ہزار راتن بودست

من بندہ عاصیم رضائے تو کجاست
مارا تو بہشت اگر بطاعت بخشی
تاریک دلم نور صفائے تو کجاست
این مزد بود۔ لطف و عطائے تو کجاست

از ما رمقی بسعی ساقی ماندست
از بادهٔ دوش یک مے بیش نماند
در صحبت عمر بیوفا کی ماندست
از عمر ندانم که چه باقی ماندست

پرخون ز فراقت جگری نیست که نیست
باآن که نه داری سر سودای کسے
شیدائے تو صاحب نظرے نیست که هست
سودائے تو در هیچ سری نیست که نیست

سرمد

سرمد جسم و ست جانش در دست کسی ست
منحو است که آدم شده از دام جهد
تیری ست ولی کمانش در دست کسی ست
گاوے شد و ریسمانش در دست کسی ست

هر جا که گرفتار هوا و هوس است
سر رشتهٔ زندگی است آخر کوتاه
گر سلطنتش دهی نگوید که بس است
از طول امل حذر که دام قفس است

اندیشهٔ جاه و مال دنیا غلط است
در خانهٔ تن وطن نه سازی هرگز
این وهم و خیال و فکر بیجا غلط است
از بهر دو روز این تمنا غلط است

دیدی که غم و عیش جهان زود گذشت
این یک دو نفس که ماند سرمایهٔ تو
چیزے که در اندیشهٔ تو بود گذشت
هشیار که نقصان نه کنی سود گذشت

در عهد شباب شعر و انشا هنر است
پیری چو رسید ترک دنیا هنر است
میلی به گل و ساقی و مینا هنر است
هر لحظه خیال فکر عقبا هنر است

دنیا نه کنم طلب که کمتر ز خس است
خواهان وصالم و همین ست سخن
بے دولت دیدار تو دین هم قفس است
در خانه اگر کس است یک حرف بس است

نے سرو قدے که رو نماید یار ست
آن یار گزین - که هرچه خواهی بدهد
نے سیمبرے که زر رباید یار ست
یارے که بکار تو بیاید یار ست

هر نیک و بدی که هست در دست خدا است
باور نه کنی اگر درین جا بنگر
این معنی پیدا و نهان در همه جا ست
این ضعف من و قوت ابلیس چرا ست

این نفس ستمگار ببین شیطان است
ابلیس خودی - چرا به ابلیس بدی
پیوسته عیان بود اگر پنهان است
در پیش خیالات تو او حیران است

دل باز گرفتار نگارے شده است
در فکر و غم لاله عذارے شده است

من پیر و دلم ذوق جوانی دارد
نابود شدم بود نمیدانم چیست
دل دادم و جان دادم و ایمان دادم

هنگام خزان جوش بهاری شده است
افگر شده ام دود نمیدانم چیست
سودا است - دگر سود نمیدانم چیست

بیدل

هرچند تمیز کفر و دین معیوب ست — منظور اگر توئی - همه محبوب ست
گو کعبه و دیر برسر هم شکنند — از جنگ دو سنگ آتشم مطلوب ست

اسمای ظهور - بانگ ناقوس دل است — اشیا همه اعتبار محسوس دل ست
هر ذره درین دشت چراغی دارد — یعنی این جمله چشم جاسوس دل ست

سرمایهٔ هر خمار و مستی کرم است — پیرایهٔ هر بلند و پستی کرم ست
گویند که انقلاب هستی شده گرم — این ست دلیل - آنکه هستی کرم ست

زان قوم دنی که بخل شان آئین ست — هرچند دعا طلب کنی نفرین است
از بس که فشار چشم اشک است اینجا — پیش از خوردن طعام شان سرگین ست

تا آن که ز ما و من پشیمانی نیست — جمعیت آبروست ارزانی نیست
ضبط نفست قدرت تسخیر هواست — تسخیر هوا غیر سلیمانی نیست

بیدل - دگر آن فرصت بدست کجاست — وان شیشه و ساغر که بشکست کجاست
گیرم - پرخون کنی کف از سودن ها — آن رنگ حنا که رفت از دست کجاست

باب جیم فارسی

سرمد

این شهر و دیار و کوه و صحرا همه هیچ — دیدیم تمام زشت و زیبا همه هیچ
خود را بخدا گزار و بگذر ز همه — کین خواهش جمله دین و دنیا همه هیچ

عمر خیام

بنگر ز جهان چو رخت بربستم هیچ — وز حاصل عمر چیست در دستم هیچ
شمع طربم ولی چو بنشستم هیچ — من جام جمم ولی چو بشکستم هیچ

ردیف الدال

سعدی

هرچند که عیبم از قفاے گویند	دشنام و دروغ و ناسزا میگویند
نتوان بحدیث دشمن از دوست برید	دانی چه رها کنیم تا می گویند
آنرا که نظر بروے هرکس باشد	در دیدهٔ صاحب نظران خس باشد
قاضی بدو شاهد بدهد فتوی شرع	در مذهب عشق شاهدے بس باشد
من دوش قضا بارو قدر چشم بود	از کنج زنخدان تو در مشتم بود
دیدم که همی گزم لب شیرینت	بیدار چو گشتم سرانگشتم بود
گر من سگکے زان تو باشم چه شود	خارے ز گلستان تو باشم چه شود
شیران جهان روبهٔ درگاه تواند	گر من سگ دربان تو باشم چه شود
آنان که بکنج عافیت بنشستند	دندان سگ و دهان مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند	وز دست و زبان حرف گیران رستند

حافظ

با مردم نیک - بدنے باید بود	در بادیه دیو و ددوے باید بود
مفتون معاش خودنے باید شد	مغرور بعقل خودنے باید بود
روزیکه فراق از تو دورم سازد	در هجر رخ تو ناصبورم سازد
گر چشم بروے دیگرے باز کنم	حق نمک حسن تو کورم سازد
من بندهٔ آن کسم که شوقے دارد	بر گردن خود ز عشق طوقے دارد
تو لذت عشق و عاشقے کے دانی	این باده کسے خورد که ذوقے دارد
نے دولت دنیا بستمے ارزد	نے لذت هستی بالمے ارزد
نے هفت هزار سال شادی جهان	با محنت پنج روزه غمے ارزد
هم خاطر تو بر من غمناک افتد	کز مهر ضیا بر خس و خاشاک افتد
گر خاک رهت شوم مزن بر من بانگ	حیف ست که آواز تو بر خاک افتد

یاری چو نکرد بخت شوریده چه سود آن مردم دیده بود کز دیده برفت	شادی چو ندید این دل غمدیده چه سود چون مردم دیده نیست در دیده چه سود

جامی

یارب برهانیم ز حرمان چه شود بس گبر که از کرم مسلمان کردی	راهت دهیم بکوی عرفان چه شود یک گبر دگر کنی مسلمان چه شود

عمر خیام

قدر گل و مل باده پرستان دانند از بیخردی بیخبران معذور اند	نے تنگدلان و تنگدستان دانند ذوقیست درین باده که مستان دانند
دستے چو منے که جام و ساغر گیرد تو زاهد خشکی و منم فاسق تر	حیف ست که آن ز باده کمتر گیرد آتش نه شنیده ام که در تر گیرد
بوسیده مرقع اند این خامے چند بگرفته ز طامات الف لامے چند	نا رفته رہ صدق و صفا گامے چند بدنام کنندۂ نکو نامے چند
نا برده بصبح در طلب شامے چند ننهاده برون ز خویشتن گامے چند	در کسوت خاص آمده از عامے چند بدنام کنندۂ نکو نامے چند
در عالم جان بهوش مے باید بود تا چشم و زبان و گوش برجا باشد	در کار جهان خموش مے باید بود بے چشم و زبان و گوش مے باید بود
آنها که محیط فضل و آداب شدند ره زین شب تاریک نبردند برون	در کشف علوم شمع اصحاب شدند گفتند فسانۂ و در خواب شدند
امشب بے جام یک منی خواهم کرد اول سه طلاق عقل و دین خواهم گفت	خود را بدو جام مے غنی خواهم کرد پس دختر رز را بزنی خواهم کرد
در دهر هر آنکه نیم نانے دارد نے خادم کس بود نه مخدوم کسے	از بهر نشست آستانے دارد گو شاد بزی که خوش جهانے دارد
تا بود دلم ز عشق محروم نه شد اکنون که همی بنگرم از روے خرد	کم بود ز اسرار که مفهوم نه شد معلوم شد که هیچ معلوم نه شد

قومے ز گزاف در غرور افتادند
قومے ز پے حور و قصور افتادند
معلوم شود چو پرده‌ها بردارند
کز کوے تو دور دور - دور افتادند

در راه چنان رو که سلامت نکنند
با خلق چنان زی که قیامت نکنند
در مسجد اگر روی چنان رو که ترا
در پیش نخواهند و امامت نکنند

مے باید بود و فرد مے باید بود
سر تا به قدم درد مے باید بود
دائم سبقے ز عشق مے باید خواند
در کوچهٔ دوست گرد مے باید بود

بدخواهِ کسان به هیچ مقصد نه رسد
یک بد نکند تا به خودش صد نه رسد
من نیک تو خواهم و تو خواهی بدِ من
تو نیک نه بینی و به من بد نه رسد

فردا که نصیب نیک بختان بخشند
قسمے به من رند پریشان بخشند
گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند
در بد باشم مرا به ایشان بخشند

گویند که مرد را هنر مے باید
با نسبت عالی ز پدر مے باید
امروز چنان شده ست در نوبت ما
کین‌ها همه هیچ گشت - زر مے باید

سرمد

سرمد غم عشق بوالهوس را نه دهند
سوزِ دل پروانه مگس را نه دهند
عمرے باید که یار آید به کنار
این دولت سرمد همه کس را نه دهند

سرمد اگرش وفاست خود مے آید
گر آمدنش رواست خود مے آید
بیهوده چرا در پے او مے گردی
بنشین اگر او خداست خود می آید

راضی دلِ دیوانه به تقدیر نه شد
فارغ ز خیال و فکر و تدبیر نه شد
ایام شباب رفت و باقی ست هوس
ما پیر شدیم و آرزو پیر نه شد

عزلت بجهان راحتِ جان یافته شد
بر روے زمین گنجِ نهان یافته شد
این گوهر نایاب که پر بے قدرست
در بحر پر آشوب جهان یافته شد

یاران چه قدر راهِ دورنگی دارند
مصحف به بغل دینِ فرنگی دارند
پیوسته بهم چو مهره‌هاے شطرنج
در دل همه فکر خانه جنگی دارند

سرمد گلهٔ او نشد نکو شد که نه شد
لب بیهده گو نشد نکو شد که نشد

منت کش دهرے شدی آخر کار	کارے که نکو نشد نکو شد که نه شد
بنگر که عزیزان همه در خاک شدند	در صید گه فنا به فتراک شدند
آخر همه را خاک نشین باید بود	گیرم که برفعت همه افلاک شدند
غمگین نه شوی گر دل ریشت بدهند	خوشنود مشو چو عیش بهشت بدهند
گر شکر باین دولت سرمد بکنی	بهشت بدهند از همه بهشت بدهند
هر چند که صد دوست به من دشمن شد	از دوستی یکی دلم ایمن شد
وحدت بگزیدیم و ز کثرت رستیم	آخر من ازو شدم و او از من شد
هر کس بجهان از پے نان دوست بود	یک دوست ندیدیم ز جان دوست بود
چون سگ ز پئے لقمه بهر در بدوند	این ست نشان که نام شان دوست بود
آن کس که ترا کار جهانبانی داد	ما را همه اسباب پریشانی داد
پوشاند لباس هر کرا عیبے دید	بے عیبان را لباس عریانی داد
یارے بگزین که بے وفائی نه کند	دل خسته ترا در آشنائی نه کند
پیوسته در آغوش کنارت گیرد	هرگز ز تو یک گام جدائی نه کند
یک لحظه اگر دل حزینت بدهند	آسودگی روے زمینت بدهند
گر نام خداست نقش بر خاتم دل	عالم همه در زیر نگینت بدهند
آنی که غم تو رنگ را می شکند	فریے تو صف پلنگ را می شکند
دل سختی تو حریف جان سختی هست	آنجاست که سنگ سنگ را می شکند
از منصب عشق سرفرازم کردند	وز منت خلق بے نیازم کردند
چون شمع درین بزم گدازم کردند	از سوختگی محرم رازم کردند
در مسلخ عشق جز نکو را نه کشند	لاغر صفتان و زشت خو را نه کشند
تو عاشق صادقی ز کشتن مگریز	مردار بود هر آنکه او را نه کشند
بگذر ز خودی که او قرینت گردد	سر دفتر اعمال همینت گردد
در هر دو جهان سکه بنامت بزنند	عالم همه در زیر نگینت گردد
آن کیست که او زهد و ریا نه شناسد	در مکر و دغا خدا چو ما نه شناسد

گفتی که بخور باده چو من زاهد شو	این را به کسی گو که ترانه شناسد
تا نیست نگردی ره هستت ندهند	این مرتبه با همت پستت ندهند
چون شمع قرار سوختن تا ندهی	سر رشتهٔ روشنی بدستت ندهند
سر مدگله اختصار می باید کرد	یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضای دوست می باید داد	یا قطع نظر ز یار می باید کرد

بیدل

از هر چه به عرصهٔ نمود می آید	یا آنچه بساز گفتگو می آید
گر چشم کنی باز جمالش پیداست	ور گوش کنی صدای او می آید
هر زمزمهٔ پیام سازی دارد	هر گرد سراغِ تگ و تازی دارد
عارف سبب گریه چه گوید با خلق	دریا در طبع خود گدازی دارد
هوشیکه سپیدی و سیاهی فهمید	مپسند که سرّ حق کماهی فهمید
گفتم سخنی لیک پس از کسب کمال	خواهی فهمید چون نخواهی فهمید
گر سایه به شخص باز گردید چه شد	ور عکس ز جلوه دور بالید چه شد
حق از عدم و وجود ما مستغنی ست	خورشید اگر شعاع فهمید چه شد
صد قطرهٔ و موج محو طوفان گردد	کز بحر چه گوهری نمایان گردد
فطرت ـ عمری کند تگ و تاز نفس	تا نقش ادب بندد و انسان گردد
در وادیِ عشق اگر دویدن باشد	بر جادهٔ غیر خط کشیدن باشد
مائی سفری که همچو خطِّ پرکار	هر جا برسی بخود رسیدن باشد
عارف که حقیقت الٰهی فهمید	در عالم بیخودی کماهی فهمید
آن رمز که گویند خیال ست جهان	تا چشم نبستهٔ چه خواهی فهمید
جمعی که بقدرت عمل تر دستند	جز همت پست آنکه بر خود بستند
حکم تقدیر ـ کار ها آرد لیک	یاران بفضولی طبیعت مستند
زان گونه که هر بیشه پلنگی دارد	یا هر دریا نیز نهنگی دارد
بر صاحب تسلیم نیاری دم تیغ	کین شکل کمان تیر خدنگی دارد

ردیف رای مهمله

سعدی

از ہر چہ کنی مرہم ریش اولے تر — دلداری خلق ہر چہ بیش اولے تر
اے دوست بدست دشمنانم مسپار — در خاک کنی بدست خویش اولے تر

حافظ

سیلاب گرفت گرد ویرانۂ عمر — آغاز پُری نہاد پیمانۂ عمر
بیدار شواے خواجہ کہ خوش خوش بکشد — حمّالِ زمانہ رفت از خانۂ عمر

جامی

اے فضل تو دست گیر من دستم گیر — سیر آمدہ ام زخویشتن دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم — اے توبہ دہ دلتوبہ شکن دستم گیر

عمر خیام

افلاک کہ جز غم نہ فزایند دگر — نہ نہند بجاتانہ ربایند دگر
نہ آمدہا اگر بدانند کہ ما — از دہر چہ میکشیم نایند دگر

با یار چو آرمیدہ باشی ہمہ عمر — خوابے باشد کہ دیدہ باشی ہمہ عمر
ہم آخر عمر رحلتت باید کرد — لذاتِ جہان چشیدہ باشی ہمہ عمر

مردانہ در آزخویش و پیوند ببر — خود را توز بند زن و فرزند ببر
ہر چیز کہ ہست سدِّ راہ ست ترا — با بند چگونہ رہ روی ۔ بند ببر

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور — یا با صنمے سادہ رخے خندان خور
بسیار مخور ۔ وِرد مکن ۔ فاش مساز — اندک خورو گہ گاہ خورو پنہان خور

سرمد

از وہم و خیال خشک دنیا بگزر — چون باد صبا از باغ و صحرا بگزر
دیوانہ مشو برنگ و بوے گل و مُل — ہشیار مشو ۔ ازین ہواہا بگزر
چون معنے و لفظ ما و او را بنگر — چون چشم و نگہ جدا و یکجا بنگر

یک دم ز کسے جدا نیابی ہرگز
مانند گل و پوست ۔ تماشا بنگر

بیدل

بیدل ز غم و نشاط دوران بگزر
اندیش و کم و مشکل و آسان بگزر
در گلشن دہر چون نسیم دم صبح
آزادہ در آے و دامن افشان بگزر

ردیف زاے منقوطه

حافظ

دوش از غم تو دے نخفتم تا روز
یاقوت بنوک مژه سفتم تا روز
دردے که به کس نے توانم گفتن
ہم با دل خویشتن نه گفتم تا روز

عمر خیام

گر گوہر طاعتت نه سفتم ہرگز
در گرد رہت ز رخ نه رفتم ہرگز
نومید نیم ز بارگاہ کرمت
زیرا که یکے را دو نه گفتم ہرگز

از غم تو چونکه مے تراشد شب و روز
مگزار که بر تو خاک پاشد شب و روز
روز و شب خویش را بشادی گزران
اے بس که نباشی تو و باشد شب و روز

سرمد

از فضل خدا عار ندارم ہرگز
اندیشهٔ کردار ندارم ہرگز
او داند و عصیان من و مغفرتش
من کار باین کار ندارم ہرگز

از بوالہوسان کام نیابی ہرگز
زین طائفه آرام نیابی ہرگز
صد سال اگر جان بکنی ہیچو نگین
بدنام شوی ۔ نام نیابی ہرگز

خوشدل نه شوی ز اہل دنیا ہرگز
ما مہر نه داریم ز آنہا ہرگز
جز ساقی و جام نیست غمخوار کسے
از دست مده گردن مینا ہرگز

فارغ نه شدی ز خود پسندی ہرگز
آگه نه شدی ز سود مندی ہرگز
خواہی دو جہان بیک طرف راغب شو
غیر از طرفے طرف نه بندی ہرگز

چون نقش نگین در پے نامی تو ہنوز
جان مے کنی و در پے کامی تو ہنوز

از خرمن عمر خوشهٔ توشه بگیر
هنگام درِ در رسید و خامی تو هنوز

بیدل

ناقص نه شکیبد از ملاهی هرگز
وحشت نه پسندد از تباهی هرگز
چشمیکه رمد آئنه دارش باشد
مائل نه شود جز به سیاهی هرگز

ردیف سین مهمله

جامی

اے یافته مرہم از سر داغ مپرس
نظارهٔ طاؤس کن از زاغ مپرس
گفتار نکو شنو به قائل منگر
انگور خور اے ساده دل از باغ مپرس

عمر خیام

اے واقفِ اسرارِ ضمیرِ ہمه کس
در حالت عجز دستگیرِ ہمه کس
یارب تو مرا توبه ده و عذر پذیر
اے توبه ده و عذر پذیرِ ہمه کس

بیدل

نے جام بکف نه گل به چنگ ست نفس
بر زشتیِ سیرتِ تو زنگ ست نفس
از صیقل جان رموز هستی آموز
تا آئنه گویدت - چه رنگ ست نفس

ردیف شین منقوطه

سعدی

یا ہمچو ہمائے بر من افگن پرِ خویش
تا بندگیت کنم بجان و سر خویش
ور لایق خدمتم نه دانی برِ خویش
گو - من سر خویش گیرم و کشورِ خویش

حافظ

اے دوست دل از جفای دشمن درکش
با رائے نکو شرابِ روشن درکش
با روئے نکو - گوئے گریبان بکشا
وز نااہلان - تمام دامن درکش

عمر خیام

تا چند کنم عرضۂ نادانی خویش
زنار مغان کہ بر میان خواہم بست
بگرفت دل من ز پریشانی خویش
دانی ز چہ - از ننگ مسلمانی خویش

یک یک ہنرم بین و گنہ دہ دہ بخش
از باد ہوا - آتش کین را مفروش
ہر جرم کہ رفت اے زما آگہ بخش
ما را بدر خاک رسول اللہ بخش

سرمد

اے دل ز ہوا و ہوس آزار مکش
عمرت نبود بقدر طول املت
این بار گران بدوش زنہار مکش
از بہر دو روز رنج بسیار مکش

ترک گردم عارہای جملہ از ماوای خویش
گر تو منیخواہی چنین ہم شو جدا از جای خویش
نور حق را دیدہ ام از زیر تا بالای خویش
تا بہ بینی مظہر حق جملہ سر تا پای خویش

اے دوست ز رین میکدہ بے یار مباش
این جام جہان نما بہ ہر کس نہ دہند
بے ساقی گلعذار زنہار مباش
غافل تو ازین دولت بیدار مباش

بیدل

با شوخی لباس ہمان سر بجیب باش
ناز حقیقت ست نیاز مجاز ما
در عالم شہود ز مردان غیب باش
یک چند شوق موسی و در شعیب باش

اے محرم موج و تپش آموختنش
غافل مشو از تامل وضع صدف
غیر از کف پوچ چیست اندوختنش
چیرہ ے دار و لب از سخن دوختنش

ردیف طائے غیر منقوطہ

سرمد

اعتبار وعدہ ہاے مردم دنیا غلط
نسخہ رعنائی دیوان عمر ما مپرس
ہان غلط - آرے غلط امشب غلط فردا غلط
خط غلط معنی غلط - انشا غلط - املا غلط

با حرف مشو تار غلط گیر غلط
سر رشتۂ مہر یار در دست بیار
این زہد زبان کار غلط گیر غلط
این سبحہ و زنار غلط گیر غلط

ردیف غین منقوطه

بیدل

گر دست رسی ست زر مدارید دریغ
تا همت خست نه کشد همت ها
از بے ثمران ثمر مدارید دریغ
اخلاق زیک دگر مدارید دریغ

ردیف کاف فارسی

سرمد

اندیشهٔ تدبیر تو پایست به سنگ
تقدیر قوی بدان تدبیر ضعیف
در بیشهٔ اندیشه نهان ست پلنگ
این قوت وضعف را بینداز بجنگ

ردیف لام

جامی

در دیدهٔ عیان تو بودی و من غافل
از جمله جهان نشان ترا میجستم
در سینه نهان تو بودی و من غافل
خود جمله جهان تو بودی و من غافل

عمر خیام

چند از غم و غصهٔ جهان قالاقال
سرسبز چو شد روی زمین میلامیل
برخیز و به شادی گذران حالاحال
درکش مے لال از قدح مالامال

چون باد بزلف او رسیدن مشکل
گفتند بدیده روے او نتوان دید
وز اسپ غمش عنان کشیدن مشکل
گر دیدهٔ ماست دیده - دیدن مشکل

با سرو قدے تازه تر از خرمن گل
زان پیش که ناگه شود از گرگ اجل
از دست مده جام مے و دامن گل
پیراهن عمر تو چو پیراهن گل

مے برکف من نه و بر آور غلغل
بے نغمه اگر روا بدے مے خوردن
با نعرهٔ عندلیب و صوت بلبل
مے در شیشه ها نه کردے قلقل

سرمد

در فصل خزان توبه شکستن مشکل هنگام خزان بهار آمد به کنار	با ساقی و مے عهد به بستن مشکل زین ورد شکست و بست رستن مشکل
از عاقبت کار چو گشتم غافل پیوسته همین بخود حکایت دارم	شد عمر باندوه و غم و کاهش دل زین عمر گران مایه چه کردی حاصل
آنرا که بود بهرهٔ از عقل کمال در گوشهٔ خلوتے تماشا به کند	بیرون رود از دائرهٔ فکر محال شمع ست یکے هزار فانوس خیال

ردیف میم

سعدی

هر سرو قدے که بگذرد در نظرم چون من نه توانم که جوان گردم باز	در هیئت او خیره بماند بصرم آخر کم از انکه در جوانان نگرم
شبها ز همه خلق نهان مے گریم طفل از غم مرغ رفته چون گریه کند	چشم از غم دل بر آسمان می گریم بر عمر گذشته همچنان مے گریم
خیزم قد و بالاے چو حورش بینم گر ره نه دهندم که به نزدیک شوم	وان طلعت آفتاب لفرشش بینم آخر نه ز نندم که ز دورش بینم
آرام دل خویش نه جویم چه کنم گویند مرو که خون خود مے ریزی	واندر طلبش سیر نپویم چه کنم ما دام که در کمند اویم چه کنم
اے آنی و لطف و کرمت مے بینم وان وقت که غائبی همتت مے بینم	و آسایش جان در قدمت می بینم هر جا که نگه مے کنمت مے بینم
گفتم که دگر چشم به دلبر نه کنم دیدم که خلاف طبع موزون منست	صوفی شوم و گوش بمنکر نه کنم توبه کردم که توبه دیگر نه کنم

حافظ

از درد صفا که دید تا من بینم	راحت ز جفا که دید تا من بینم

تو عمر منی و بے وفائی - چہ کنم ... از عمر وفا کہ دید تا من بینم

در آرزوے بوس و کنارت مُردم ... در حسرت لعل آبدارت مُردم
قصہ چہ کنم دراز کوتاہ کنم ... باز آ باز آ - کز انتظارت مُردم

آواز پر مرغ طرب مے شنوم ... یا نغمۂ گلزار ادب می شنوم
یا باد حدیثے ز لبش مے گوید ... القصہ حکایتے عجب مے شنوم

جامی

تا چند پے نفس دغا باز روم ... تا کے رہِ عقل حیلہ پرداز روم
از ننگ وجود خود بہ تنگ آمدہ ام ... یارب کرمے تا بعدم باز روم

خوش آنکہ ز قید خود پرستی برہیم ... از تنگ دلی و تنگ دستی برہیم
بینیم فضاے راحت آباد عدم ... وز محنت تنگناے ہستی برہیم

از دعوے بازنا بہ بگرفت دلم ... وز گفت و شنید عامہ بگرفت دلم
(تفاخر(۲))
اے شاہ قلندران خدا را نظرے ... کز لبش و فش و عمامہ بگرفت دلم

عمر خیام

با نفس ہمیشہ در نبردم چہ کنم ... وز کردۂ خویشتن بدردم چہ کنم
گیرم کہ ز من در گزرانی بہ کرم ... آن شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم

گویند مرا کہ مے پرستم - ہستم ... گویند مرا کہ رند و مستم - ہستم
گر صوفی مسجدم و گر راہب دیر ... من دانم و او - چنانکہ ہستم ہستم

در دائرۂ وجود دیر آمدہ ایم ... وز پایۂ مردمی بزیر آمدہ ایم
چون عمر نہ بر مراد ما مے گزرد ... اے کاش سر آمدے کہ سیر آمدہ ایم

یک چند بہ کودکے باستاد شدیم ... یک چند باستادی خود شاد شدیم
پایان سخن شنو کہ مارا چہ رسید ... از خاک بر آمدیم و بر باد شدیم

آن لحظہ کہ از اجل گریزان گردم ... چون برگ ز شاخ عمر ریزان گردم
عالم ز نشاط دل - بہ غربال کنم ... زان پیش کہ خاکِ خاک بیزان گردم

سرمد

از نقش بر آب ہرچہ گفتم گفتم
وز جوشش حباب ہرچہ گفتم گفتم
من بعد ز من شعر خیال ست محال
ایام شباب ہرچہ گفتم گفتم

ہرگز بخدا زہد ریائی نہ کنم
غیر از در معرفت گدائی نہ کنم
شاہی کنم و ملک فراغت گیرم
پیوستہ ز مینخانہ جدائی نہ کنم

باید نہ کسے ز خلق منت ۔ گفتم
گر صاحب فطرتی و ہمت ۔ گفتم
اینست خیال خام ہرگز نہ کشی
ہر پردۂ عنکبوت صورت ۔ گفتم

در گوشۂ فقر سیر دنیا کردم
از بہر خود آرام مہیا کردم
ہر نیک و بدے کہ بنید از جا برود
این وضع ز آئینہ تماشا کردم

از قوتِ جگر ہنوز لختے دارم
ز اسباب حیات جان سختے دارم
آزادہ دوش گفت در کشور فقر
گو بخت مباش ۔ لیک تختے دارم

پابند مشو ز رنج دنیا ۔ گفتم
دل شاد مکن بہ کوہ و صحرا ۔ گفتم
عالم ہمہ پابند سراب ست ببین
اے جوش حباب موج دریا ۔ گفتم

از دیدۂ دل حسن دو عالم دیدم
میزان شدم و نیک و بدش سنجیدم
ہر کہ گرانبار بود سنگ دل ست
ہر خستہ سرے سبک بود ۔ فہمیدم

محنت بجہان کشید بسیار دلم
ہر شام و سحر بود در آزار دلم
ناگاہ خیال یار آمد بہ کنار
زین بار گران گشت سبکسار دلم

چیزے کہ من از جہان بجان می طلبم
جان را بسلامت ز جہان می طلبم
از مردم دنیا و ز دنیا شب و روز
دیگر ہوسم نیست امان مے طلبم

ہر شام و سحر در غم احوال خودم
دلخستہ و شرمندۂ افعال خودم
آیا چہ بود مآل کارے کہ نہ شد
پیوستہ در اندیشۂ اعمال خودم

افسوس کہ مخلوق پرستی کردم
وز ہمت پست رو بہ پستی کردم
این بادہ خمار داشت ۔ ہشیار شدم
ایام شباب بود ۔ مستی کردم

بسیار ضعیف و ناتوان ست دلم
از جور جہانیان بجان ست دلم
گاہے غم دنیا و گہ اندیشۂ دین
زین رہ دو دلم کہ درمیان ست دلم

در سوز و گداز ها تماشا گردم
یک خانه هزار جا تماشا گردم
سر رشته روشنی بدست دگر است
پروانه و شمع را تماشا گردم

من رنگ گل از گلشن صنعت چیدم
معنی گناه و مغفرت فهمیدم
در صورت اظهار بسی حیرانم
آئینه صفت هرچه که دیدم دیدم

تخم هوسے کاشته ام غمگینم
صد رنگ گل چراغ از وی چینم
طوفان بشود اگر نگردد خاموش
این آتش خواهش که بخود مے بینم

در معصیتم جوان بظاهر پیرم
عمریست که پابند باین زنجیرم
امید نجات ست زیک فضل هزار
هرچند گرفتار بصد تقصیرم

از کردهٔ خویش منفعل بسیارم
عمریست که پابند درین آزارم
چیزے که بباید نه شود از من شد
بر فضل نظر کنی نه بر کردارم

آشفتهٔ آن زلف گره گیر شدم
تدبیر نه این بود ز تقدیر شدم
در حلقهٔ آن زلف اسیرم کردند
از شومی عقل پا بزنجیر شدم

این جوش حباب از قدیم ست قدیم
این نقش سراب از قدیم ست قدیم
لب تشنهٔ طرح نوست این کهنه رباط
این خانه خراب از قدیم ست قدیم

از اشک جگر تمام دریا شده ام
آشفته و دیوانهٔ صحرا شده ام
از صحبت همدمان بوحدت قسم ست
تنها شده ام رفیق عنقا شده ام

سلطان خودم منت سلطان نه کشم
از بهر دو نان منت دونان نه کشم
نفس من سگ ست من سگبانم
از بهر سگے منت سگبان نه کشم

دیوانهٔ رنگینی یارے دگرم
حیرت زدهٔ نقش و نگارے دگرم
عالم همه در فکر و خیال دگر ست
من در غم و اندیشهٔ کارے دگرم

گر والهٔ دشت و باغ گوئی هستم
گر شیفتهٔ ایاغ گوئی هستم
گه طالب دین و گاه دنیا طلبم
سرگشتهٔ این سراغ گوئی هستم

با نفس ستمگار بجنگم هر دم
در بحر وجود خود نهنگم هر دم
روباه بود حرص و هوا در نظرم
در بیشهٔ اندیشه پلنگم هر دم

تا کے بدل اندیشہ اعمال کنم
بر فضل کنم تکیہ و اندیشہ چرا
غمگین شوم و خیال احوال کنم
از ماضی و مستقبل و از حال کنم

یارب تو عطا کن ز قناعت گنجم
دین را نتوان کرد بہ دنیا سودا
عمریست کہ در حرص و ہوا در رنجم
ہر لحظہ درین سود و زیان می سنجم

خود را ہمہ تن حرص و ہوس یافتہ ام
این نفس ستمگار کہ پر شور و فغاست
ہر چند کم از حباب و خس یافتہ ام
در بحر وجود یک نفس یافتہ ام

چیزے کہ گہے بکار ناید ما ایم
کردیم حساب و پیش خود سنجیدیم
آن نخل کہ گہ بہ بار ناید ما ایم
آن ذرہ کہ در شمار ناید ما ایم

آن شوخ بہ من نظر نہ دارد چہ کنم
باآنکہ ہمیشہ در دلم مے باشد
آہ دل من اثر نہ دارد چہ کنم
از حال دلم خبر نہ دارد چہ کنم

بیدل

فریاد کہ دکان ستم وا کردیم
کثرت پیش از تمیز ما وحدت بود
خورشید بخاک تیرہ سودا کردیم
آئینہ شدیم و عکس پیدا کردیم

این سنگ دلان خاک نا سیاب بچشم
مجنوند بذوق خشت آرائی ہا
یک اشک ندیدہ شرم احباب بچشم
چون آئینہ نان در بغل و آب بچشم

ردیف النون

سعدی

در دیدہ بجاے سرمہ سوزن دیدن
در قید فرنگ غل بہ گردن دیدن
برق آمدہ و آتش زدہ خرمن دیدن
بہ زانکہ بجاے دوست دشمن دیدن

بازندہ دلان نشین و صاحب نفسان
خواہی کہ براز ملک سلیمان بخوری
حق دشمن خود مکن بہ تدبیر خسان
آزار باندرون مورے مرسان

مہ را ز فلک بطرف بام آوردن
در وقت سحر نماز شام آوردن
وز روم کلیسا بشام آوردن
بتوان ـ نتوان ترا بہ دام آوردن

یاران بسماع دف و نے ـ جامه دران
عشق آن من است و لهو آنِ دگران
ما دیده بجاے ـ متحیر نگران
من چشم برین کنم شما گوش بران

حافظ

اے باد بگو براه دلداری من
تو خفته بمهد عیش شبہاے دراز
آنرا که نباشد غمے از زاری من
ایا داری خبر ز بیداری من

اے راے تو صحراے امل پیمودن
گر در دهن شیر شوی بهر طبع
تا چند بره آفتاب گل اندودن
آخر نه شکار گور خواهی بودن

جامی

بنگر بجهان سرِّ الٰهی پنهان
پیدا آمد زبحر ماهی انبوه
چون آب حیات در سیاهی پنهان
شد بحر زانبوهی ماهی پنهان

یارب ز دو کون بے نیازم گردان
در راه طلب محرم رازم گردان
وز افسر فقر سر فرازم گردان
زان ره که نه سوے تست بازم گردان

یارب همه خلق را بمن بدخو کن
روے دلِ من صرف کن از هر جهتے
وز جمله جهانیان مرا یک سو کن
در عشق خودم بجهت و یک رو کن

سرخی ز لب لعل بسنگ آوردن
مقصود دل از کام نهنگ آوردن
وز گل به گیاه بوے و رنگ آوردن
بتوان نتوان ترا به چنگ آوردن

عمر خیام

اے چرخ همیشه در نبردی با من
در صلح چه ماند ـ کان نه کردم با تو
درمان دگر کسے و دردے با من
در جنگ چه بود کان نه کردی با من

مسکین دل دردمند دیوانهٔ من
روزے که شراب عاشقی میدادند
هشیار نه شد ز عشق جانانهٔ من
وز خونِ جگر زدند پیمانهٔ من

شرمت ناید ازین تباهی کردن
گیرم که سراسر این جهان ملک تو شد
زین ترک ادا مرد نواهی کردن
جز آنکه رها کنی چه خواهی کردن

تو آمدهٔ به بادشاهی کردن
با خویشتن آے زین تباهی کردن

چیزی نه بدی دهی و نباشی فردا	پیداست که امروز چه خواهی کردن
چون حاصل آدمی درین شورستان	جز خوردن غصه نیست تا کندن جان
خرم دل آنکه زین جهان زود برفت	و آسوده کسیکه خود نیامد بجهان
اکنون که زند هزار دستان دستان	جز بادهٔ لعل از کف مستان مستان
برخیز و بیا که گل به شادی می گفت	روزی دو سه داد عود زدستان بستان

سرمد

از کثرت شوق دوست عزلت بگزین	وز رنج برآ - طریق راحت بگزین
پیوسته چو گردباد سرگشته مشو	یکجا بدل جمع - فراغت بگزین
این هستی موهوم حباب ست ببین	این بحر پر آشوب سراب است ببین
از دیدهٔ باطن بنظر جلوه گرست	عالم همه آئینهٔ آب ست ببین
سرمد تو حدیث کعبه و دیر مکن	در وادی شک چو گمرهان سیر مکن
رو شیوهٔ بندگی ز شیطان آموز	یک قبله گزین و سجده بر غیر مکن
دل را بخیال او هم آغوش بکن	خود را بفلک زاوج همدوش بکن
این حرف ز متقی فراموش مساز	یاد دو جهان ز دل فراموش بکن
از بهر چه حب جاه باید کردن	عمر خود را تباه باید کردن
مانند نگین چه لازم ست از پی نام	جان کندن و روسیاه باید کردن
بی فضل تو آسان نه شود مشکل من	آسودگی از رنج نیابد دل من
سرسبز بکن کشت مرادم یارب	تا گنج فراغت بشود حاصل من
در کوی مغان موسم گل منزل کن	خود را بدر جنون بزن غافل کن
این خرقهٔ پشمینه که بارست و وبال	از دوش بنه فراغتی حاصل کن
زین طول امل آه چه خواهی کردن	زین خواهش جانکاه چه خواهی کردن
سررشتهٔ عمر هر نفس در تار ست	زین همت کوتاه چه خواهی کردن
خود را بخیال دوست دلشاد بکن	از محنت و اندوه و غم آزاد بکن
یاران که شب و روز رفیقت بودند	از شادی و اندوه همه یاد بکن

ای دوست درین دیر نکوکاری کن
بیش از نفسے نئی کم آزاری کن
خوشنودی اهل دل غنیمت بشمار
هر جا که بود خلوتیی ـ یاری کن

برمن در لطف و جود مسدود مکن
مقبول تو هر که گشت مردود مکن
در ضعف نمیتوان گران بار کشید
پیرانه سرم گناه افزود مکن

دلخواه نه شد دو چار یاری بجهان
غمخوار ندیدیم بکارے بجهان
این گل که دهد بوی وفا نایاب ست
شد سبز خزانے و بهارے بجهان

یارب ز کرم خسته دلم شاد بکن
ویرانهٔ جان و جسم آباد بکن
خواهم که عروس عیش گیرم بکنار
از دام غم و محنتم آزاد بکن

زین طول امل آه چه خواهی کردن
زین کاهش جانکاه چه خواهی کردن
سررشتهٔ عمر هر نفس در تاب ست
زین همت کوتاه چه خواهی کردن

بیدل

آخر دم یاس و بے تکلم گشتن
شد محو تاخّر و تقدّم گشتن
من ماندم و رشتهٔ خیال نفسے
آن نیز به بند گرهٔ گم گشتن

ما را که نه علم ست نه معلوم شدن
خوش نیست چه منثور چه منظوم شدن
مضمون غریبے بخیال آمده است
باید بزبان خلق موسوم شدن

ردیف الواو

سعدی

یک روز باتفاق صحرا من و تو
از شهر برون رویم تنها من و تو
دانے من و تو کے بهم خوش باشیم
آنوقت که کس نباشد الّا من و تو

حافظ

تا کے بود این جور و جفا کردن تو
بیهوده همه خلائق آزردن تو
تیغ ست بدل اهل دل خون آلود
گر بر تو رسد خون تو بر گردن تو

ای شرم زده غنچهٔ مستور از تو
حیران و خجل نرگس مخمور از تو

گل با تو برابری کجا آرد کرد | کو نور ز مہ دارد و مہ نور از تو

جامی

اے صفوت روح اعظم آئینۂ تو | وے ظلمت خاک آدم آئینۂ تو
روے دگرست در ہر آئینۂ تو | اے ہژدہ ہزار عالم آئینۂ تو

اے حسن بتان ماہ سیما از تو | وے جانب شان میل دل ما از تو
خون شد دل ما ز دست ایشان یا رب | زیشان نالیم یا ز خود یا از تو

عمر خیام

اے آب حیات مضمر اندر لب تو | مگذار کہ بوسہ لب ساغر لب تو
گر چون صراحی نخورم مرد نیم | او خود کہ بود کہ لب نہد بر لب تو

چون بادہ خوری ز عقل بیگانہ مشو | مدہوش مباش و جہل را خانہ مشو
خواہی کہ مے لعل حلالت باشد | آزار کسے مجو و دیوانہ مشو

اے آنکہ پدید گشتم از قدرت تو | پروردہ شدم بناز و نعمت تو
صد سال بامتحان گنہ خواہم کرد | یا جرم منست بیش یا رحمت تو

اے زندگی و تن و توانم ہمہ تو | جانے و دلے اے دل و جانم ہمہ تو
تو ہستی من شدی ازانم ہمہ تن | من نیست شدم در تو ازانم ہمہ تو

از تن چو برفت جان پاک من و تو | خشتے دو نہند بر مغاک من و تو
وانگہ ز براے خشت گور دگران | در کالبدے کشند خاک من و تو

سرمد

ناکردہ گناہ در جہان کیست بگو | آنکس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دہی | پس فرق میان من و تو چیست بگو

این باعث دلخستگیم چیست بگو | تا چند بہ محنت بہ کشم زیست بگو
ہر چند بدم از کرم خویش بہ بخش | غیر از تو بہ من رحم کند کیست بگو

افسردہ نہ شد ز رنج دنیا دل تو | آگاہ نشد گاہ دل غافل تو
گہ تخم ندامت نفشاندی آخر | زین کشت ندامت چہ بود حاصل تو

هیهات فلک که سنگ مے بارد ازو
غیر از سپر قدح گریزت نه بود
در پردهٔ صلح جنگ مے بارد ازو
هر چند که سنگ ننگ مے بارد ازو

از مال بخود منال و مغرور مشو
در آمد و رفت این تفاوت نبود
وز نشهٔ این شراب مسرور مشو
دلشاد ازین مباش و رنجور مشو

آسان نبود بفهم فهمیدن او
دیوانه دل و دیده بیے حیران ست
مشکل بدل و دیده بود دیدن او
در یافتن و دیدن و سنجیدن او

با ترک تعلق نفسے یار بشو
تا چشم کنی باز و هم باز نهی
زین بار گران دلی سبکسار بشو
اے بے خبر از خویش خبردار بشو

بیدل

هر چیز که دل بحسرت آویزد ازو
در هر خاکے که پا فشر دست امید
مشکل که غبار نیز برخیزد ازو
گر خود دم اژدهاست بگریزد ازو

گل گر همه گوش ست شنیدنها کو
کیسے دگر و جوهر ذاتی دگر ست
یا آئینه چشم گشت دیدنها کو
گر آبله پا یافت دویدنها کو

ردیف هاے هوز

سعدی

اے راه روان رهگذر از کوے تو نه
هر تشنه که از دست تو بستاند آب
ما بے خبر از عشق دگر از سوے تو نه
از دست تو سیر گردد از روے تو نه

اے بے رخ تو چو لاله زارم دیده
روزے بینی در آرزوے رخ تو
گریند چو ابر نو بهارم دیده
چون اشک چکیده در کنارم دیده

اے کاج بخورد مے نگاه از دیده
تقصیر ز دل بود گناه از دیده
چو دل نزدے عشق تو راه اندیده
آه از دل دیده صد هزار آه از دیده

اے یار کجائی که در آغوش نه
اے سرو بلند و راحت جسم و روان
دوش شب بر ما نشسته چون دوش نه
هر چند که غائبی فراموش نه

حافظ

آن باز طرب شکار در دستم نه
آن زلف چو زنجیر کہ پیچد بر خود
آن ساغر چون نگار در دستم نه
دیوانه شدم بیار در دستم نه

جامی

یا من ملکوت کل شئ بیده
این بسکہ دلم جز تو ندارد کامے
طوبے لمن ارتضاک ذخرا لغده
تو خواه بده کام دلم خواه مده

از شرب مدام ولاف مشرب توبہ
دل پر ہوس گناه - برلب توبہ
وز عشق بتان سیم غبغب توبہ
زین توبہ نادرست یارب توبہ

از سیل ملاہے و مناہی توبہ
در توبہ چو ہست اضافهٔ فعل بخود
وز نفس مباہی بہ تباہی توبہ
زین توبہ کہ می کنم الہی توبہ

اے در دل تو ہزار مشکل ز ہمہ
چون تفرقهٔ دل ست حاصل ز ہمہ
مشکل شود آسوده ترا دل ز ہمہ
دل را بہ یکے سپار و بگسل ز ہمہ

عمر خیام

روزے بینی مرا تو مست افتاده
دستار ز سر قدح ز دست افتاده
در حلقهٔ زلف بت پرست افتاده
در پاے تو سر نہاده پست افتاده

ہر روز برانم کہ کنم شب توبہ
اکنون کہ رسید وقت گل ترکم ده
از جام و پیالهٔ لبالب توبہ
در موسم گل ز توبہ یارب توبہ

پیرے دیدم بخواب مستی خفته
مے خورده و مست خفته و آشفته
وز گرد شعور خانهٔ تن رفته
اللہ لطیفٌ بعباده گفته

دنیا بمراد رانده گیر آخر چہ
گیرم کہ بکام دل بماندی صد سال
وین نامهٔ عمر خوانده گیر آخر چہ
صد سال دگر بمانده گیر آخر چہ

ما ئیم بہ لطف حق تولّا کرده
آنجا کہ عنایت تو باشد باشد
وز طاعت و معصیت تبرّا کرده
ناکرده چو کرده - کرده چون ناکرده

سرطہ

گر مستقیم - وگر اسیرم بہ گناہ
آنی - کہ بہر حال در آری بہ پناہ
نیک و بد ہر کس بہ ید قدرت تست
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

افسوس بہ تقدیر نہ بردیم پناہ
ز اندیشہ و تدبیر شد احوال تباہ
مغرور مشو بقدرت و قدرت خویش
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

احوال شد از زشتی اعمال تباہ
جز فضل خدا نیست دگر جائے پناہ
ہر چند کہ من ضعیف و ابلیس قویست
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شوخے ز کفم ربود دل را بہ نگاہ
شد روز بمن تیرہ ازین چشم سیاہ
پیری و شباب جمع شد آخر کار
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

از نیک و بد خویش نہ گشتم آگاہ
بر فضل تو کردم گنہ و نامہ سیاہ
از قوت تست ضعف و قوت ہمہ را
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

احوال کہ از جور فلک گشت تباہ
این بود کہ از شاہ گدا خواست پناہ
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

غیر از در رحمتش نہ داریم پناہ
بیچارہ دعا جزیم باحال تباہ
نے طاقت زہد ست نہ یارائے گناہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ردیف یائے تحتانی

سعدی

اے غائب چشم و حاضر دل چونی
وے شاخ گل شکستہ - در گل چونی
یکبار بگوئی برفیقان وداع
کاخر تو درین اول منزل چونی

فردا کہ بنامۂ سیاہ در نگری
بس دست تحیر کہ بدندان ببری
بفروختہ دین بعیش از بے خبری
یوسف کہ بدہ درم فروشی چہ خری

حافظ

اے کاش کہ بخت سازگاری کردی
با چرخ زمانہ بازیاری کردی
از دست جوانیم چو بربود عنان
پیری چہ رکاب پایداری کردی

گل گفت اگر دستگہے داشتمی با بیگنہی مرا چنین مے سوزند	بگذشتے ۔ اگر رہے داشتمی اے وائے بمن گر گنہے داشتمی

عمر خیام

بکشا ے درے کہ در کشاینده توئی من دست بہ ہیچ دستگیرے نہ دہم	بنما ے رہے کہ رہ نماینده توئی کا یشان ہمہ فانی اند و پاینده توئی
با درد بساز تا دوا ے یابی مے باش بوقت بینوائی شاکر	از رنج منال تا شفائے یابی تا عاقبت الامر نوا ے یابی
شخصے بزنے فاحشہ گفتا مستی گفتا شیخا ۔ چنانکہ گوئی ہستم	ہر لحظہ بدام دیگرے پابستی اما تو چنان کہ مے نمائی ہستی
ہنگام سفیده دم خروس سحری یعنی کہ نمودند در آئینۂ صبح	دانی کہ چرا ہمی کند نوحہ گری کز عمر شبے گزشت و تو بے خبری
اے آنکہ خلاصۂ چہار ارکانی دیوی و ددی و ملک و انسانی	بشنو سخنے ز عالم روحانی باتست ہر آنچہ مے نمائی آنی
تا چند بہ کوه و دشت زحمت بکشی این زندگیت بقدر خواہش نبود	از بار ہوا و حرص محنت بکشی وقت ست ہنوز گر ندامت بکشی

سرمد

در دہر اگر ہمسر افلاک شوی آسودگی جہان نیرزد بہ جوے	پستی بگزین کہ عاقبت خاک شوی دامن افشان ز حرص تا پاک شوی
گر در طلب بادۂ راحت مستی دین ہم بگذار دامن دوست بگیر	ور تشنۂ آزادی دنیا ہستی در عالم مستی ز دو عالم رستی
تنہا نہ ہمین جان و دل و ایمانی بیرون ز تصور و خیالت دیدم	آنی کہ تو ہر لحظہ بہ چندین شانی آن چیز کہ در فہم نیاید آنی
اے خانہ خراب از خدا بے خبری این ہستی موہوم تو نقش ست بر آب	اے موج سراب از خدا بیخبری اے جوش حباب از خدا بیخبری

تا چند در اندیشه دنیا باشی
داماں قناعت ست بسیار وسیع
آواره دشت و کوه و صحرا باشی
از دست مده درین جهان تا باشی

یارب ز من زار نه بند د کارے
از کار گذشته کار آگاه شدم
جز معصیت و غفلت نیچه کارے
کارے نشد از من که بباید کارے

از خواهش مال وجاه زحمت ببری
غافل چو شدی ـ بسے ندامت بکشی
با یار بسر ببر که راحت ببری
آگاه اگر شوی ـ فراغت ببری

گه شهر و دیار گه به صحرا رفتی
این قافله نزدیک بمنزل شد
در راه هوس بصد تمنا رفتی
در خود نظرے کن که کجا ها رفتی

اے دل عبث از دار بقاے نرسی
در راه فنا نیست تعب آرام ست
اندیشه بکن ـ که از کجاے نرسی
آن خانه از ینجاست چراے نرسی

خواهی که رسی به کام تلخی نه چشی
با صبر بساز ـ با قناعت خو کن
آسوده شوی بار ندامت نه کشی
از دست هوا و حرص در کشمکشی

اے یار درین دیار غمخوار توئی
دیدم همه را و آزمودم همه را
آگاه براحوال من زار توئی
در بیکسی ام یار وفادار توئی

اے جان گرامی بخدا نادانی
بر چرخ اگر روی و خورشید شوی
در خانهٔ تن یکدو سه دم مهمانی
آن چیز که در شمار ناید ـ آنی

افسوس که غافل تو زمستی هستی
هر چند شوی بلند چون شعلهٔ خس
پیوسته ز صهباے رعونت مستی
از شامتِ سرکشی در آخر پستی

هر چند که کم لطف و دل آزار توئی
در عالم امتحان چو گشتم دیدم
بیش از همه غمخوار و فادار توئی
هر جا که بود خسته دلے یار توئی

افسوس ز سر تا بقدم بوالهوسی
آزاد بشو ـ ز دام غفلت ـ گفتم
اندیشه بکن ببین چه چیزی چه کسی
تا در هوسی ـ اسیر اندر قفسی

اے دل تو درین زمانه گمراه شدی
زین دام بلا اگر نه جستی آخر
پابند هوا و حرص جانکاه شدی
سر تا به قدم درد و غم و آه شدی

درخوابی و از خویش نداری خبری
یاران همه رفتند و تو هم در راهی
غفلت نه بجز ندامت ثمری
بر هستی موهوم نداری نظری

سرمد در دین عجب شکستی کردی
با عجز و نیاز جمله نقد خود را
ایمان بفدای چشم مستی کردی
رفتی و نیازه بت پرستی کردی

ای جان گرامی تو چرا نادانی
بر هستی موهوم عبث مغروری
باید که بدانی چه قدر میمانی
پیوسته بمانی دو سه دم مهمانی

در دیدهٔ دل همیشه دارد گذری
کو چشم دلی که سیر این جلوه کند
هر لحظه بدیدار شود در اثری
از خود رود و ز خود نگیرد خبری

بیش از گنهم بخشش و احسان کردی
هر چند گناه بیش افزود کرم
بر خوان کرم همیشه مهمان کردی
این قسم ز کرد دار پریشان کردی

گیرم که چو نرگس همه تن سیم و زری
از خواهش مال و جاه زحمت ببری
تا چشم گشودی بخود در نگری
ای جوش بهار از خزان بیخبری

از مردم روزگار غافل نشوی
پروا ز بجن همیشه از صحبت شان
ور گر میسر این طائفه خوشدل نشوی
تا در قفس اسیر بسمل نشوی

در پیری و ضعف سیر گلشن نکنی
چون غنچه درین باغ پریشان گردی
صد رنگ گل اشک بدامن نکنی
بی لاله رخی میل شگفتن نکنی

تا چند بکوه و دشت زحمت بکشی
این زندگیت بقدر خواهش نبود
از بار هوا و حرص محنت بکشی
وقتست هنوز گر ندامت بکشی

افسوس ز احوال خود آگاه نئی
بیهوشی غفلت خماری دارد
بدخواه خودی ولی هواخواه نئی
هشیار ز صهبای سحرگاه نئی

افسوس که از کردهٔ خود بیباکی
این یکدو نفس هستی خود نیست شمار
در دشت هوس جیب و گریبان چاکی
پندار که در خاک نئی در خاکی

دریاست دلت گر تو شناور بشوی
در بحر وجود دلنشست موجود همه
غواص محیط هفت کشور بشوی
طوفان بکنی و خواه لنگر بشوی

هر شام تو از شراب غفلت مستی مینائے فلک پرست از بادهٔ کین	در بر رخ فیض هوش محکم بستی هشیار که آخر نکند بدمستی
هستی بنظر چه شد اگر پنهانی چون شمع ز فانوس نمائی خود را	این راز نهفته را تو هم میدانی پیوسته درین لباس بود عریانی
بیهوده در اندیشهٔ سیمی و زری بیش از نفسے نیستی موهوم تو نیست	حاصل ز جهان بجز ندامت نبری مانند حباب رفته و در گذری
در بحر وجود گشته از خار و خسے آزاد بشو ز دام غفلت گفتم	مانند حباب یک نفس در قفسے بیهوده گرفتار بقید هوسے
اے بے خردے که از خدا بیخبری بیش و کم دنیا بعطا جود خداست	آشفته و دیوانه بسیمی و زری در بخشش او با همه کس کینه وری
خواهی که شوی شاه و گدائی نکنی از دُر دکشی صاف دلی حاصل کن	باید که خیال پارسائی نکنی یک گام ز میخانه جدائی نکنی
گه سرو گهی سنبل و گه یاسمنی گه نور چراغے و گہے بوے گلے	گه کوه و بیابانے و گاهے چمنی گه در چمنے و گاه در انجمنی
اے دل ز هوا و حرص غمگین بشدی خود را سبک و تنگ دو عالم کردی	یا بیش و کم جهان بتسکین بشدی از بار گران خسته و غمگین بشدی
فارغ ز هوا و حرص یکدم نشدی چون گاو و خرے که هست در فکر وجود	از فکر مآل کار و از غم نشدی کمتر تو ز سگ شدی و آدم نشدی
هر روز بدریاے هوس گردانی ایام جوانی شد و پیری آمد	از ظلمت غفلت همه شب در خوابی وغفلت اگر فیض چمن دریابی
با دام و هوا و حرص تا هم نفسی آزاد چو سرو باش در گلشن دهر	پابند خودی شام و سحر در قفسی گر سنبل و نسرینی و گر خار و خسی

الحمد لله و المنة که اربع عناصر جلیات و خفیات و چار ارکان حسنات و سعادات اعنے
مجموعه رباعیات از اهتمام بندهٔ مستهام محمد عبد الاحد عفی عنه در مطبع مجتبائی واقع دهلی طبع گردید

مجموعہ رباعیات

سعدیؒ۔ حافظؒ۔ جامیؒ۔ عمر خیامؒ۔ سرمدؒ۔ بیدلؒ کی ردیف وار

منتخب رباعیاں

یہ سب کو معلوم ہے کہ اصنافِ کلام میں رباعی اپنے جدا جدا رنگ میں دلوں پر اعلیٰ درجے کا اثر ڈالنے والی چیز ہے رباعی چار مصرعوں کا نام ہے۔ اس میں چوتھا مصرع حسنِ لفظی و معنوی کے لحاظ سے بہت بلند ہوا کرتا ہے۔ پھر اہل فارس کے خیالات کی **بلندی** مسلّم۔ اس پر عارفین کا کلام جس اوجِ رفعت پر ہے اُسے ذرا نگاہ اُٹھا کر دیکھیے تو کلاہ زمیں پہ دکھائی دیگی۔ باایں ہمہ متصوفانہ رباعیات۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔ مذکورہ بالا حضرات کی بعض رباعیاں گو خاص و عام کی زبان پر ہیں۔ لیکن ہم نے اس بیش بہا گنجینہ کو جس محنت سے ردیف وار جمع کیا ہے وہ قابل داد ہے۔ اس مجموعہ میں وہ رباعیاں لی گئی ہیں جو دینی۔ دنیاوی۔ اخلاقی فائدوں اور حقیقی۔ مجازی۔ بیخودی کی کیفیتوں سے لبریز ہیں ذرا سی سمجھ ہو تو ہر مذاق کا آدمی ان سے پورا حظ حاصل کر سکتا ہے۔

یہ اُن پاک انفاس درویشوں کی رباعیاں ہیں جنکی زبان کا ایک ایک لفظ جذب القلوب اور جن کا ایک ایک حرف اہل دل کے نزدیک جان سے زیادہ محبوب ہے۔ سچ یہ ہے جو شخص اس مجموعے کو ایک بار دیکھ پائیگا اگر دل میں کسیطرح کا درد رکھتا ہے تو کلیجہ تھام کر رہجائیگا۔ اس مجموعہ کا ایک ایک ورق زہد اتقاء۔ ترکِ دنیا۔ اور رجوع الی اللہ کا سبق ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

شائقین مطبع مجتبائی دہلی سے طلب فرمائیں۔

خاکسار محمد عبدالاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی۔ ماہ محرم ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء

مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ

رسالہ

خواص القرآن

(حصہ اول)

جسے

ملک علی محمد (خلف ملک خواج محمد صاحب ذات مغل معروف اورا)

سابق دفعدار رسالہ نمبر ۱۵ لانسرز ملتانی (و مؤلف دعاء

کشف المودت لعقد المحبت) ساکن موضع وراشہیانوالہ ضلع

جھنگ (پنجاب) نے بڑی محنت سے تصنیف و تالیف

کرکے چھپوایا

شرح ہدیہ کم استطاعت صاحبان سے ۸ صاحبان حیثیت سے ۱۲ معہ محصول

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ الیشر داس پرنٹر و پبلشر طبع ہوا

بار اول تعداد جلد ایک ہزار

اطلاع عام

فی زمانہ دستور ہے۔ کہ اگر کسی شخص کے پاس کوئی مجرب چیز ہو۔ تو وہ اس کو فرشتہ اجل کی ملاقات تک کسی کو نہیں بتاتا الغرض قبر میں لیجاتا ہے۔ اور خداداد فیض دینے والی نعمت کو ہمیشہ کیلئے دنیا سے نابود کر جاتا ہے۔ پس ہر انسان کو رجوا انسان کہلانے کا مستحق ہو ایسا کرنا ہرگز نہ چاہیئے۔ بندہ کے پاس **دعاء کشف المودت لعقد المحبت** کا بزرگانہ عطا شدہ وظیفہ ہے جو سورۃ فاتحہ معہ دیگر چند آیات قرآنی کی ترکیب ہے جس کے چند روزہ عمل سے انشاء اللہ تعالےٰ دوسرا آدمی اپنی جائز محبت میں مبتلا و فریفتہ کیا جا سکتا ہے یہ دعا مجرب ہونیکے باعث تھوڑے عرصے میں تمام دنیا مثلاً ایشیاء یوروپ افریقہ۔ امریکہ وغیرہ میں شہرت حاصل کر کے پہنچ چکی ہے۔ خصوصاً ہندوستان میں تو غالباً کوئی جگہ ایسی ہوگی۔ جہاں دعاء ہذا نہ پہونچی ہو۔ ورنہ تمام گلی کوچوں کوچوں میں اس کا چرچا ہے۔ تھوڑے عرصہ میں چار ہزار شاگرد منگوا چکے ہیں اور آیندہ کے لئے شاگردوں کا سلسلہ زور شور سے جاری ہے۔ بس یہی اسکی صداقت کا ثبوت ہے جو چیز مقبول عام ہوتی ہے۔ اوس کی ہر جگہ مانگ ہوتی ہے اگرچہ قلیل الضخامت دعا ہے۔ ولیکن فائدہ کے لحاظ سے ایک نعمت نایاب ہے۔ عوام کو فیضیاب کرنے کے لئے ہدیہ ذیل جو ایسے تحفہ کے لئے محض ہیچ ہے۔ مقرر کیا گیا ہے۔

ہدیہ کم استطاعت غرباسے ۸ر صاحبان حیثیت سے عہ معہ محصول ڈاک وغیرہ

المشتہر

علی محمد خان سابق دفعدار رسالہ (مرید مدان چشت) ڈاکخانہ ماڑی شاہ سخیرہ

ضلع جھنگ (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ پر یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ مسلمانوں کی تمام ترقی کا مخزن صرف کلام الٰہی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس سے لاپرواہ ہیں اور غالباً اسی وجہ سے ذلیل و خوار ہیں قطع نظر ایک امر یہ بھی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو قرآن شریف کی کسی آیت یا سورۃ کا کوئی خاص عمل اور فائدہ کسی وسیلہ سے معلوم ہو بھی جاتا ہے۔ تو وہ مرتے دم تک کسی بشر کو نہ بتلا کر نعمت خداداد کو قبر میں لے جانے کا فخر سمجھتا ہے۔ سو ایسا فعل اس خاکسار کے عقل ناقص میں سراسر غلطی ہے۔ جہاں تک اس ناچیز کا خیال ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خداوند کریم وحدہٗ لاشریک کی عطا شدہ نعمتوں سے عوام کو فیضیاب کرنا موجب ثواب ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

آدمی بلبلا ہے پانی کا　　کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

پس دنیا ناپائدار کے نشیب و فراز کو بغور دیکھنے کے بعد شعر

غرض نقشیست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمے بینم بقائے

پس واضح ہو۔ کہ قرآن کریم کی ایکسو چوداں سورتیں ہیں۔ جو سب کی سب ہدایت اور نور ہیں۔ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ میں بعد حمد و ثنا الٰہی کے فرمایا۔ کہ اے لوگو۔ میں آدمی ہوں۔ کوچ کرنے والا اور دو چیزیں تمہارے میں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک تو کتاب اللہ (قرآن) ہے۔ جس میں ہدایت ہے اور نور ہے پس عمل کرو کتاب پر۔ دوسرا اہل بیت۔

دوسری روایت یوں ہے۔ کہ کتاب اللہ میں ہدایت اور نور ہے۔ جس شخص نے عمل کیا اوس پر وہ ہدایت پر ہے۔ جس نے خطا کیا یعنی عمل نہ کیا۔ وہ گمراہی پر ہے۔

ترمذی کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں (قرآن واہل بیت) ایکدوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ تاکہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ پھر خیال کرو۔ میرے بعد دونوں کی کیا قدر کروگے؟

یہ (قرآن) وہ کتاب ہے۔ کہ جو شخص اس کے بغیر ہدایت کی تلاش کرے گا گمراہ ہوگا۔ یہ راستہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ محکم اور سیدھا۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے عالم امت سیر نہیں ہوتے اور عجائبات اس کے ختم ہونے والے نہیں۔

ابن عباس سے روائت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کے پیٹ میں قرآن نہیں وہ مثل ویران گھر کے ہے۔

حضرت عثمانؓ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اچھا تم میں سے (عنداللہ) وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور پڑھایا۔

حضرت ام المومنین بی بی عائشہؓ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ حافظ قرآن کا (قیامت کے دن) کراماً کاتبین کے مرتبہ میں ہوگا اور جو شخص قرآن شریف تکلیف سے پڑھے (بسبب کم فہمی وغیرہ کے) اوس کو دوگنا اجر ہوگا۔

حضرت ابن عباس سے روائت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک حرف قرآن کا پڑھے گا اوس کو دس نیکی ملیں گی۔

الٓمٓ ایک حرف نہیں۔ بلکہ (الف) ایک (لام) دو (میم) تین حرف ہیں

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالےٰ کو کون کون عمل بہت پسند ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کو وہ شخص بہت پسند اور

محبوب ہے۔ جو شخص اول سے آخر تک قرآن شریف پڑھے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے۔ قرآن پڑھنے والے کو دن قیامت کے حکم ہوگا قرآن پڑھ۔ جیسا کہ دنیا میں پڑھتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف رب العزت کے دربار میں عرض کریگا بطور شفاعت تاج کرامت دیا جاویگا۔ پھر قرآن شفاعت کریگا تو چادر کرامت پہنایا جاویگا

سہل بن معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے گا دن قیامت کے اوس کے ماں باپ کو تاج دیا جاویگا۔ جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہت زیادہ ہوگی۔

حضرت علی مرتضےؓ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص قرآن پڑھے گا اور حلال قرآن کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے گا۔ اللہ تعالے اس کو بہشت میں داخل کریگا۔ اور اللہ تعالے اس کی شفاعت منظور کرے گا دس شخصوں کے حق میں جو اوس کے رشتہ دار قریبی ہوں گے اور لائق دوزخ کے ہوچکے ہوں گے۔ یہ سب احادیث کا ترجمہ ہے جو تفسیر خازن میں موجود ہیں

پس جملہ قرآن شریف کے فضائلوں میں سے بعض تو آگاہی ناظرین کیلئے لکھے گئے ہیں۔ اب ہر ایک سورۃ قرآن مجید کے فوائد واسطے حل امورات دنیاوی وغیرہ جو اس ناچیز کو معلوم ہیں۔ بالترتیب ہدیہ ناظرین ہیں اور ساتھ ہی نہائت عجز و انکسار سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی ہوگئی ہو تو للہ معاف اور آگاہ فرمادیں اور درگاہ باریتعلے میں اس ناچیز گنہگار نابکار کے حق میں خاتمہ بالخیر اور بخشش کی التجا اور دعا فرماویں۔ اور میں بھی بدل وجان ملتجی ہوں۔ کہ سب مومنوں پر اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے رحم فرماوے۔ آمین ثم آمین

(احقر علی محمد مؤلف)

خواص و فوائد سور تہا قرآن مجید و فرقان حمید یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے اور سکے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تبارک و تعالے اوس سے ستتر بلا دور رکہتا ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیے۔ حق سبحانہ تعالے ہر ایک حرف کے بدلے ہم ہزار نیکی اوس کے دفتر اعمال میں ثبت کرتا ہے اور چار ہزار بدی دور کرتا ہے اور فرمایا۔ کہ جو شخص لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کتابت میں جہد کرے۔ تو اوس کی تعظیم کے واسطے خداوند تعالے اوس کے گناہ بخشد یتا ہے۔

بعض اہل معرفت نے کہا ہے کہ تسمیہ کے انیسؔ حرف ہیں اور زبانیہ دوزخ کے نیز انیس ہیں۔ پس جب مومن بندہ تسمیہ کے ساتھ تلفظ کرتا ہے تو خداوند تعالے ہر ایک حرف کے بدلے ایک زبانیہ اس سے دفع کر دیتا ہے

بعض اصحابہ سے منقول ہے۔ کہ جس شخص کو کوئی مشکل حاجت پیش ہووے۔ بروز چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ روزہ رکھے اور نماز جمعہ سے پہلے اول وقت غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنکر مسجد میں جاوے۔ اور جاتے وقت بقدر ایا بہت جیساکہ توفیق ہو۔ کوئی چیز صدقہ دیوے جس وقت نماز جمعہ ادا کر کے فارغ ہووے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ

لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ - وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ - وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهُ الْعُیُوْنُ - اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ ط

بعد ازاں اپنی حاجت کو یاد کرے۔ البتہ حاجت اوس کی پوری ہووے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابوں کو وصیت فرمائی۔ کہ یہ عمل کسی ایسے شخص کو جو صالح اور خدا ترس نہ ہو نہ سکھایا جاوے۔ کیونکہ شاید کسی مسلمان کے حق میں دعا بری کرے اور قبول ہو جاوے۔

بعض اکابرین سے نقل ہے کہ جو شخص تسمیہ پڑھنے میں مداومت رکھے اللہ تعالےٰ اوس کی روزی فراخ کرتا ہے اور باطن کی صفائی بخشتا ہے۔ جو شخص ۱۲ ہزار بار تسمیہ پڑھے اور ہر ہزار کے ختم کرنے پر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اوس کی حاجت پوری ہووے۔

سورت فاتحہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سورہ فاتحہ کو پڑھے اوس کو ثواب ایسا درجہ ملے۔ کہ گویا اوس نے توریت۔ انجیل۔ زبور اور فرقان پڑھا ہے اور فرمایا۔ کہ قرآن مجید میں افضل آئت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے جب کوئی انسان اس کو چار بار پڑھکر پانچویں بار پڑھتا ہے۔ تو فرشتہ ندا کرتا ہے۔ کہ مانگ جو کچھ مانگتا ہے۔ اللہ تبارک تعالےٰ کی توجہ تیرے حال پر ہے۔

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ فاتحہ و اخلاص پڑھے۔ اللہ تعالےٰ تنگی رزق دور کرتا ہے اور خیر و برکت بہت

عطا کرتا ہے۔

فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ فاتحہ و اخلاص پڑھ کر بستر پر سونے سے اللہ پاک تمام آفات و بلاہا سے محفوظ رکھتا ہے۔

فرمایا۔ کہ اگر کسی کو آنکھ کا درد تشویش دیتا ہو یا بینائی میں ضعف پیدا ہونے لگ جاوے۔ تو چاہیئے۔ کہ جب چاند نیا دیکھے۔ تو اپنا دہناں ہاتھ آنکھوں پر ملے اور دس بار سورہ فاتحہ پڑھے۔ ہر بار شروع میں تسمیہ اور آخیر میں آمین پڑھے۔ بعدہ تین بار سورہ اخلاص پڑھے۔ اوس کے بعد سات بار کہے شفاء مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر پانچ بار پڑھے یارب پھر پڑھے۔ يَا قَوِيُّ يَا بَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفِ اَنْتَ الْكَافِيْ۔ اَللّٰهُمَّ عَافِ اَنْتَ الْعَافِيْ انشاء اللہ تعالے درد اور ضعف بصر دور ہووے۔

سورۃ البقر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ بقر پڑھی جاوے وہاں سے شیطان بھاگتا ہے۔

جامع ترمذی میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر چیز کی دستار ہے اور قرآن شریف کی دستار سورۃ بقر ہے۔

امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ سے روائت ہے۔ کہ اگر سورہ بقر لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ تو جملہ درد ہا زائل ہو ویں اور اگر مصروع باندھے انشاء اللہ صرع زحمت نہ دیوے۔ قولہ تعالیٰ

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ان آیات کو پنجشنبہ والے روز اول وقت میں کسی پاک برتن پر مشک اور

زعفران سے لکھیں۔ بعد ازاں چاہ شیریں کے پانی سے دھو کر محفوظ رکھیں
رات کو اسی پانی میں سے پیویں اور دن کو روزہ رکھیں۔ تین روز یا پانچ
روز اسی طرح عمل کریں۔ انشاء اللہ حافظہ زیادہ ہووے اور نور و علم
معرفت دل میں ظاہر ہووے۔ قولہ تعالیٰ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا
فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ
فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا
يَرْجِعُونَ۔ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ
وَبَرْقٌ ۝ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ
حَذَرَ الْمَوْتِ ۝ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ
أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ۔ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ
اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

واسطے ہلاکی دشمن کے اس طرح کریں کہ ایک پارہ جامہ کا جو
اوس کے بدن پر استعمال ہو چکا ہو اور جس کو عرق بدن لگ چکا
ہو لاویں۔ اوس کے اوپر نام دشمن معہ والدہ کے لکھیں۔ اور گرد
دائرہ کھینچیں۔ اوس دائرہ میں آیات مندرجہ بالا لکھیں اور
سات بار کہیں۔ کہ دل فلاں بن فلاں بستم ایک دائرہ دوسرا
دائرہ اول پر کھینچیں۔ اور پھر اوسی طرح لکھیں اور کہیں حتے
کہ تین دائرہ بہ ترتیب بالا پورے کئے جاویں۔ بعد ازاں پارچہ
کو لپیٹ کر کوزۂ پاک میں بند کریں۔ اور دشمن کے دروازہ

کے نیچے دفن کریں۔ ایسی جگہ پر کہ جہاں آمدرفت اس کے اوپر سے ہووے۔ انشاء اللہ گھر دشمن کا ویران ہو اور مضرت و آفت اوس پر نازل ہو۔ و لیکن مشائخوں نے اس عمل کی منع کی ہے۔ کیونکہ آیات قرآنی کی بے ادبی کمال ہے۔ جو موجب غضب اور خرابی ہے۔ قولہ تعالیٰ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ (الے قولہ تعالیٰ) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

ان آیات کو کفن سے بچے ہوئے ٹکڑہ پارچہ پر لکھیں۔ اور نام دشمن کا بھی معہ والدہ کے اوس پر لکھیں۔ اور قدرے خاک پورانی قبر کی اسپر ڈھوڑ کر تنور آگ کے نیچے دفن کریں۔ جہاں گرمی بخوبی پہونچے لیکن جل کر خاک نہ ہو جاوے۔ انشاء اللہ دشمن کے سر اور آنکھ میں درد پیدا ہووے اور شائد کہ نابینا ہو جاوے۔ اگر دشمن مسلمان ہووے تو اوس پر یہ عمل نہ کرنا چاہئے۔

قولہ تعالیٰ يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (الی قولہ تعالیٰ) وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ان آیات کو دختر نابالغ کے کرتہ کے ٹکڑہ پر دوشنبہ کی رات کو پانچ ساعت رات گذرنے پر لکھیں۔ پس جب اوس پارچہ کو کسی خفتہ رسوائی ہوئی عورت کے سینہ پر رکھیں۔ تو جو کام اوس نے کیا ہوگا خواب میں بتاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ (الے قولہ) ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۞ جب چاہیں کہ ظالم ہلاک ہووے یا بیماری میں مبتلا ہووے۔ ان آیات کو لوہے کی چادر (تختی) پر نقش کریں اور نام اوس کا معہ والدہ کے نیز جو اوس کا مددگار ہو اوس کا نام معہ اللہ کے نقش کریں۔ اور اس لوہے کو آگ میں ڈالیں اور آواز بلند کہیں کہ بنام

فلاں بن فلاں۔ پس انشاء اللہ تعالے وہ شخص بیماری اور رنج میں مبتلا ہو کر طاقت مقابلہ کی نہ لا سکے۔

(قولہ تعالیٰ) وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (الی قولہ) كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ان آیات کو لکھ کر چاندی میں تعویذ بناویں اور بازو پر باندھیں انشاء اللہ روزی فراخ ہووے اور فقر و فاقہ دور ہووے۔

(قولہ تعالیٰ) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (الی قولہ) فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ۔ ان آیات کو صفحۂ سفال سبز پر لکھیں۔ اور بارش کے پانی سے دھو کر مرد یا عورت کو پلادیں انشاء اللہ جو کام کیا ہووے۔ خواب میں بیان کرے۔

قولہ تعالے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ (الی قولہ) لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ اس آیت کو مس کے برتن پر لکھیں۔ اور پانی سے دھو کر اگر پیویں تو سحر و جادو اثر نہ کرے۔ اگر مسحور کو پلادیں تو شفاء پاوے۔

شیخ ابو العباس بونی رحمۃ اللہ علیہ سے روائت ہے۔ کہ ایک صورت قبر سیاہ کی تیار کریں۔ اور قدرے بال بلی اور کتے کے اوس صورت میں پنہاں کریں اور ان آیات کو اوس صورت پر لکھیں اور اس صورت کی پشت پر ان دو آدمیوں کے نام لکھیں۔ جن کے مابین تفرقہ اور مخالفت مطلوب ہو۔ اس صورت کو ان کے مکان کے آستانہ پر دفن کریں یہ عمل روز چہارشنبہ بعد از نماز عصر (دیگر) کریں۔ انشاء اللہ ان میں تفرقہ واقع ہووے۔ مناسب ہے کہ خداوند تعالے سے ڈریں اور درمیان دو حلال کے یہ عمل نہ کریں۔

(قولہ تعالے) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (الی قولہ) وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ اس آئت کو سوتے وقت پڑھ کر سو دیں۔ اور خداوند تعالے

سے دعا طلب کریں۔ کہ فلاں وقت معین پر نیند سے بیدار ہو جاؤں۔
انشاء اللہ تعالے اوسی وقت مقررہ پر بیداری ہووے۔
قولہ تعالے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ جب کسی کو مرض بواسیر
ہووے۔ اس آئت کو بلور پر لکھیں اور زعفران وگلاب وانگور سیاہ
کے پانی سے دھوویں۔ اور قدرے کہربا وکافور ومشک اوسپر زیادہ
کریں اور مریض کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تعالے مرض برطرف ہووے
قولہ تعالے فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اس آیت کو
جو شخص صبح سویرے پہلے اوس سے کہ بات کرے۔ سات بار پڑہے
خداوند تعالے جملہ مہمات اوس روز میں کفائت کرے اور اگر
بعد از نماز فریضہ اس کا ورد کرے۔ تو انشاء اللہ تعالے کوئی
محتاجی نہ ہووے اور جملہ مرادات حاصل ہوویں۔
(قولہ تعالے) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاۗءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضٰهَا (الی قولہ تعالے) وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝
یہ آیت لقوہ وفالج ونشنج کو نافع ہے ایک برتن از قسم جام بہت
صاف اور روشن کیا ہوا لاویں اور اوسپر مشک وگلاب سے لکھیں بعد
ازاں پاک پانی سے دھوویں۔ صاحب لقوہ کو چاہیئے۔ کہ اپنا منہ
اوس پانی میں دھووے۔ دھونے کے بعد تین ساعت تک اوس
میں نظر کرے۔ تین روز تک بدستور عمل کریں۔ انشاء اللہ لقوہ
زائل ہووے۔ اور اگر یہی پانی فالج ونشنج کے مریض پر چھڑکیں
صحت پاوے۔
قولہ تعالے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ (الی قولہ)

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

اس آیت کو قطعہ کرپاس نو پر کر گریبان جامہ سے بچا ہوا ہو لکھیں اور نام چور یا بندہ بھی جو بھاگا ہوا ہو لکھیں۔ اور اس قطعہ کو اس مکان کی دیوار میں محکم کریں۔ جہاں سے چیز چوری گئی ہو یا بندہ بھاگ گیا ہو۔ انشاء اللہ مال دزدیدہ مل جاوے۔ اور گریختہ واپس آوے ۔

قولہ تعالےٰ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اس آیت کو ایسے وقت کہ قمر اسود میں ہووے۔ چاندی کی انگشتری پر نقش کر کے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ کوئی شخص غالب نہ ہووے اور اہانت نہ پہونچاوے۔

قولہ تعالےٰ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (الیٰ قولہ) لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ جو شخص اس آیت کو بہت پڑھے۔ اور مداومت رکھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ بندشدہ کام کھل جاوے۔

قولہ تعالےٰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ (الیٰ قولہ) وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ

اس آیت کو پاک سیاہی سے کسی طشت پر لکھیں۔ اور عصارہ برگ زیتون سے دھوویں۔ پھر مکان میں چھڑکیں انشاء اللہ سانپ بچھو۔ کیک وغیرہ سب موذی جانور جو مکان میں ہوویں مر جاویں اور اگر پنجشنبہ کی سحر کو چار عدد پتہ درخت زیتون پر لکھ کر مکان کے چاروں کونوں میں دفن کریں۔ تو تمام پشہ ہا اس مکان سے بھاگ جاویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

قولہ تعالےٰ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ (الیٰ قولہ) قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ

بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ ۔ اس آیت کو زعفران وگلاب سے لکھیں
اور آب باران سے دھو کر اس جماعت کو جو کام میں متفق ہوں
پلادیں۔ انشاءاللہ پراگندہ ہودیں۔ اور ان کا اتفاق باطل ہووے
قولہ تعالےٰ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (الے قولہ) اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا
خٰلِدُوْنَ ۔ جو کوئی ان آیات کو ہر نماز کے بعد پڑھے وسوسہ
مکر شیطان سے امن میں رہے اور فقر و فاقہ سے خلاصی پاوے
اور غائب سے روزی پہونچے ۔ اور اگر ہر صبح گھر سے باہر
جاتی دفعہ ورات کو سوتی دفعہ پڑھے۔ تو چوروں اور دردیشی
سے پناہ میں رہے اور صحت بدنی حاصل ہووے اور خواب میں
فزع اور ڈر سے امن میں رہے ۔

اور اگر ان آیات کو سفال آب نارسیدہ پر لکھیں ۔ اور انبار
غلہ میں رکھیں۔ تو غلہ کرم وغیرہ سے امن میں رہے اور اس میں
برکت پیدا ہووے ۔

اور اگر ان آیات کو لکھ کر دوکان یا گھر کے بالائی آستانہ پر
آویزاں کریں تو مال زیادہ ہووے اور ہر گز محتاج نہ ہودیں
اور اگر جو شخص ہر فرضی نماز کے بعد ان آیات کو روزانہ
بلاناغہ پڑھے۔ تو اس دنیا فانی سے تب تک باہر نہ جاوے کہ
جب تک اپنی جگہ خود بہشت میں نہ دیکھ لیوے ۔

اور جب کوئی خوف وخطرہ پیش آوے تو اپنے گرد ایک خط
کھینچکر اوسپر یہ آیت الکرسی وسورۃ اخلاص ومعوذتین و
قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ پڑھیں۔ خطرہ سے امن میں ہووے۔ اور کوئی آدمی یا پری وغیرہ نقصان نہ پہونچاوے۔

اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو شخص آیت الکرسی کو اپنے دائیں ہاتھ پر زعفران سے خود لکھے۔ اور اوس کو زبان سے چاٹے۔ سات دفعہ اسی طرح کرے۔ پس ہرگز کوئی چیز اوس کو فراموش نہ ہووے۔

صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن شریف میں آیت الکرسی ازروئے شرف ثواب بزرگ تر ہے۔

جامع ترمذی میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر آیت الکرسی کو مال کے اوپر رکھیں تو چوروں سے محفوظ رہے۔ طفل پر باندھیں۔ تو شیطان سے محفوظ رہے۔

روائت ہے۔ کہ اگر صبح کو آیت الکرسی پڑھیں۔ تو شام تک کل آفات سے حق سبحانہ تعالےٰ کی امان میں رہیں۔

اور اگر طبق پاکیزہ پر زعفران اور مشک سے لکھیں اور دھو کر درد شکم والے کو پلاویں شفاء حاصل ہووے۔

اگر چار عدد برگ زیتون پر لکھیں۔ اور گھر کے چاروں کونہ میں دفن کریں تو پشہ ہا مرجاویں انشاء اللہ تعالےٰ

آیت الکرسی کے اور بھی بہت سے فوائد و خواص ہیں۔ لیکن بوجہ طوالت کے چھوڑ دئیے گئے ہیں۔

قولہ تعالےٰ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا

والے قولہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؀ اس آئت کو بروز پنجشنبہ یا یکشنبہ
در ساعت پنجم ہرن کے چمڑہ پر باوضو لکھیں۔ قلم دوات سیاہی ایسی
ہوہ کہ پہلے اوس سے کبھی کتابت نہ کی ہو۔ پھر اوس کو پاک کپڑا
میں لپیٹ کر خانہ یا قریہ معطلہ میں دفن کریں۔ انشاء اللہ وے معمور

ہو دیں ۔

اگر پاک برتن پر زعفران سے لکھ کر آب باراں سے دھو دیں او
کم بار لانے والے درخت کی جڑمیں ڈالیں۔ انشاء اللہ بہت پھل
لادے۔ تین بار اسی طرح عمل کریں ۔

اگر پاک برتن پر لکھ کر چاہ کے پانی سے دھو کر قدرے شکر طبرزد
اضافہ کریں اور سات روز تک مریض کو پلاویں تو انشاء اللہ شفا پاوے

قولہ تعالےٰ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی بروز یکشنبہ چار رکعت نماز پڑھے۔ اور
ہر رکعت میں آمن الرسول پڑھے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ اوس کے
حساب میں ہر مرد وعورت کے شمار کے مطابق ثواب ہزار حج ہزار
عمرہ ہزار عرفہ کا لکھتا ہے۔ اور اوس کے واسطے بہت کشادہ کرتا ہے
اگر ان آیات کو پاک برتن پر سیاہی سے لکھکر چاہ کے پانی سے دہو دیں
اور پیویں۔ تو قوت حافظہ زیادہ ہووے باذن اللہ تعالےٰ

سورۃ آل عمران

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل ہے۔ کہ جو شخص سورہ آل عمران
کو بہ نیت ادائے قرض ۱۶ بار پڑھے۔ بحکم اللہ تبارک وتعالیٰ قرض
ادا ہو وے گا ؀

نیز منقول ہے۔ کہ اگر سورۃ کو زعفران سے لکھ کر عورت حاملہ اپنے پاس رکھے۔ تو وضع حمل اوسپر آسان ہووے۔ اور اگر تنگدست اپنے پاس رکھے تو روزی فراخ ہووے اور دولتمند ہووے اگر درخت بے بار پر باندہیں تو پھل لاوے۔ اور اگر پھل والے درخت پر باندھیں۔ تو میوہ ساقط نہ ہووے انشاءاللہ تعالےٰ

شیخ ابوالعباس بونی سے روائت ہے۔ کہ سورہ آل عمران کو شروع سے لے کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ تک لکھیں جس عورت کا فرزند پیدا نہ ہووے۔ وہ باندھے۔ انشاءاللہ تعالےٰ حمل پیدا ہووے۔

قولہ تعالےٰ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اگر کسی کو تپ گرم ہووے تو چاہئے کہ سات بار اس آیت کو پڑہیں۔ اور ہر بار ایک تاگا پر دم کرکے نام اوس کا اور اس کی والدہ کا دل میں لے کر گرہ دیویں۔ ہر بار آیت پڑھنے کے بعد کہیں۔ کہ بستم تپ گرم فلاں بنت فلاں۔ انشاءاللہ تپ سے خلاصی پاوے۔

قولہ تعالےٰ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ (الیٰ قولہ) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ان آیات کو کاسۂ سبز پر گلاب اور زعفران سے بروز جمعہ ساعت ششم میں لکھیں۔ اور اس کو آب باراں سے دھوویں جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے پہلے ناشتہ پر پیویں۔ اور اس روز حیوانی دشبھناک چیز نہ کھاویں۔ سات جمعہ متعاقب اسی دستور سے عمل کریں۔ انشاءاللہ تعالےٰ ذہن زیادہ ہووے اور حافظ اس مرتبہ کو پہونچے کہ جو کچھ سنیں یاد رہے۔

قولہ تعالےٰ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِیْنَ (الیٰ قولہ) وَاللّٰہُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اگر کسی کو اپنا محب کرنا ہو تو اس آیت کو لکھ کر ساتھ ہی مطلوب اور اوس کی والدہ کا نام لکھ کر ہوا پر ایسی جگہ لٹکاویں۔ کہ جہاں آفتاب سے خوب گرم ہووے ہیں وہ شخص مطلوب بے آرام ہووے انشاء اللہ تعالےٰ

قولہ تعالےٰ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (الیٰ قولہ) وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

صحیح حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو آدمی ان آیات کو پڑھے۔ اگر بادشاہ ہووے۔ تو بادشاہی سلامت رہے۔ اور اگر بادشاہ نہ ہووے تو خداوند تعالےٰ اوس کو مال دیوے۔ اور اس پر نظر رحمت رکھے۔

اور اکابرین دین سے منقول ہے کہ جو شخص بر قرایت ایں آیات مداومت رکھے۔ بعد از نماز فرض و نفل بوقت خواب انشاء اللہ تعالےٰ تنگی اوس کی زائل ہووے اور دروازے رزق کے اوسپر کھل جاویں اور جو مال اوس کے پاس ہووے۔ زیادہ ہووے۔

و در بعضے تصانیف حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہووے۔ چاہیئے کہ سر سجدہ میں رکھے۔ اور ان آیات کو پڑھے بعد ازاں کہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ تَجَبَّرْتَ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ وَتَعَالَیْتَ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ شَرِیْكٌ وَتَعَاظَمْتَ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مُشِیْرٌ وَتَنَزَّهْتَ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ ضِدٌّ وَتَكَرَّمْتَ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ وَزِیْرٌ

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اِقْضِ حَاجَتِیْ بعدازاں اپنی حاجت کا نام لیوے انشاءاللہ تعالےٰ مقصود حاصل ہووے۔

نیز ان آیات کے خواص سے سہولت علم کیمیا ہے۔ جس کو علم کیمیا کے سیکھنے کا شوق ہووے چاہئے۔ کہ چالیس روز تک برابر روزہ رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے۔ اور ہر رات بوقت سونے کے سورۃ والشمس وسورۃ والضحےٰ وسورۃ الم نشرح وآیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ (بِغَیْرِ حِسَابٍ) تک ہر ایک سات بار پڑھے۔ بعدازاں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا وِتْرُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَاَنْ تُیَسِّرَ لِیَ الْعِلْمَ الَّذِیْ سَتَرْتَهٗ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَاَکْرَمْتَ بِهٖ کَثِیْرًا مِّنْ عِبَادِکَ وَتُغْنِیَنِیْ بِهٖ عَمَّنْ سِوَاکَ فَاِنَّکَ مَالِکُ الْمُلْکِ وَبِیَدِکَ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

پس جب ۴۰ روز اسی طرح عمل کرے۔ خداوند پاک کی قدرت سے ایک استاد حاضر ہوگا۔ جو بیداری میں یا خواب میں علم کیمیاء کی تعلیم دیوے گا۔

قولہ تعالےٰ هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ (الی قولہ) قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰهُ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ

اگر کسی مرد وعورت کا فرزند نہ ہوتا ہو۔ تو ان آیات کو دو قطعہ حریرہ سفید پر مشک خالص وزعفران وگلاب سے جمعہ کے روز ساتویں ساعت میں باوضو ہوکر لکھیں۔ پھر انہی آیات کو جام سفید میں لکھیں

اور میٹھے پانی سے اوس کو دھو کر تین روز تک مرد و عورت اوسی پانی کو پیویں اور دونوں لکھے ہوئے قطعہ حریر میں سے ایک مرد دوسرا عورت اپنے اپنے گلے میں باندھ لیویں۔ پس بوقت صحبت کے اُن ان تعویذوں کو اتار کر علیحدہ رکھدیں۔ بعد غسل کے پھر باندھ لیں البتہ ان کو خدا تعالیٰ انشاء اللہ فرزند عطا کرے گا۔

قولہ تعالیٰ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ان آیات کو باوضو بروز پنجشنبہ در ساعت مشتری یا زہرہ یا عطارد پوست آہو پر لکھیں اور مرد صالح کے پیراہن سے ایک علیحدہ لے کر اوس میں لپیٹ کر مکان رہایشی کے دروازہ پر لٹکاویں خداوند تعالیٰ ساکن کو توفیق اعمال نیک کی دیوے۔ اگر محتاج ہووے۔ رزق حلال سے غنی کرے اور اگر خواستگاری عورت کی ہووے۔ تو اوس کو اپنے پاس نگاہ رکھے۔ انشاء اللہ مطلوب بہ آسانی میسر ہووے۔

قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ اس آیت کو پاک برتن پر لکھ کر چاہ کے پانی سے دھوویں اور اول یا دوسری تاریخ چاند کے روز میوہ دار درخت کو پانی دیویں۔ انشاء اللہ میوہ بہت ہووے۔

اور اگر اس آیت کو نیک مرد کے جامہ کے قطعہ پر لکھیں۔ اور گلاب و مشک سے دھو کر جس کو پلاویں انشاء اللہ بخل اوس کے دل سے دور ہووے۔

اور اگر اس آیت کو لب شیر دختر لکھیں۔ اور اپنے پاس نگاہ رکھیں

تو محبت نماز کی دل میں پیدا ہووے۔ اور تمام وقتوں کی نماز بروقت ادا ہووے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

قولہ تعالےٰ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (الی قولہ تعالی) وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

ان آیات کو بروز دوشنبہ بوقت کہ قمر زائد النور ہو۔ آب شہتوت سے پوست آہو پر لکھیں اور اخیر پر نام اون دو شخصوں کا کہ جن کے درمیان الفت مطلوب ہو بطریق ذیل لکھیں

یَا مُؤَلِّفَ الْقُلُوْبِ اَلِّفْ بَیْنَ فلاں و فلاں کَذٰلِکَ یُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا کَمَا اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ یَا وَدُوْدُ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمَا عَلٰی طَاعَتِكَ بعد از ان ان دونوں میں سے ایک آدمی اپنے ساتھ باندھے۔ انشاء اللہ اس دوسرے کے دل سے دشمنی دور ہووے اور ان کے درمیان دوستی پیدا ہووے

قولہ تعالےٰ إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الی قولہ) وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۔ ان آیات کو آدھی رات جمعہ میں باوضو ہو کر لکھیں اور صبح کی نماز ادا کر کے بذکر تسبیح خاموش ہو کر مشغول رہیں۔ جب دن بلند ہووے دو رکعت نماز ادا کریں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ و آیت الکرسی پڑھیں۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و آمن الرسول اخیر تک پڑھیں۔ جب سلام پھیریں ستر بار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑہیں اور سات بار کہیں حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ بعد ازاں نیا وضو کریں۔ اور اُن لکھی ہوئی آیات کو اپنے ساتھ باندہیں۔ اگر بادشاہ یا حاکم یا ظالم سے خطرہ ہووے تو محفوظ رہیں۔ اور اگر رات کو جن یا کسی غیر سے ڈر ہووے تو ڈر زائل ہووے انشاء اللہ تعالےٰ۔

قولہ تعالےٰ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ جو شخص اس آیت کو بہت پڑھے بوقت مخاصمت دشمن پر غلبہ پاوے اور دشمن کو مقہور کرے انشاء اللہ تعالےٰ

قولہ تعالےٰ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ جب ان آیات کو بر سفال کہنہ لکھیں اور جس مکان میں رکہیں وہ مکان جلد ویران ہووے انشاء اللہ تعالےٰ اور اگر پوست اسپ مردہ پر لکھیں یا پڑہیں اور اوس کو مکان میں رکھیں۔ اوس مکان میں ہرگز عمارت زیادہ نہ ہووے انشاء اللہ

قولہ تعالےٰ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ (الیٰ قولہ) وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ۔ جب حاکم ظالم ہووے اور رعیت اوس کے سبب رنجہ میں ہووے۔ ان آیات کو سفال نو پر جو رنگ سیاہ سے تیار شدہ ہو لکھیں اور نام اوس ظالم کا اوس کے نیچے لکھیں اور اوس کے محکمہ میں دفن کریں۔ پس انشاء اللہ معزول ہووے۔

قولہ تعالیٰ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ (الیٰ قولہ) وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ جب کسی کو مہم سخت درپیش آوے۔ چالیس روز تک ہر روز چالیس بار ان آیات کو پڑھے وہ مہم کفائت ہووے۔ اور اگر انتیس ۲۹ روز ہر روز انتیس ۲۹ دفعہ بہ نیت دفعہ دشمن پڑھے دشمن دفع ہووے۔ اور اگر انیس روز ہر روز انیس بار پڑھے۔ تمام بیماریوں اور علتوں سے خلاصی پاوے اور اگر بہ نیت تونگری دس روز ہر روز دس بار پڑھے دولتمند ہووے۔ اور اگر برائے سلامتی نفس واہل وعیال خود ہر روز پانچ بار پڑھے مطلوب حاصل ہووے۔ اور اگر برائے درد سر ہر روز سات بار پڑھے نفع ہووے۔ انشاء اللہ

قولہ تعالیٰ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (الیٰ قولہ) اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ جو شخص کہ ان آیات کے پڑھنے پر مداومت رکھے۔ اس کا دل غل اور غش سے پاک ہووے اور اپنے ایمان پر ثابت رہے اور رسوائی دنیا وآخرت سے امان میں رہے۔ اور اگر ان آیات کو لکڑی کے برتن پاک پر لکھیں اور آب زمزم سے دھو کر جو شخص کہ رات کو نہ جاگے پلا دیں۔ رات کو جس وقت چاہے جاگ اٹھے۔ بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

سورۃ النساء

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب اس سورۃ کو واسطے موافقت

زن وشوہر کے پڑھیں مقصود حاصل ہووے انشاء اللہ تعالےٰ۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ النساء کو پڑہے
ایسا ہووے کہ گویا صدقہ دیا اوس نے ساتھ عدد ہر مومن کے
قولہ تعالےٰ۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (الی قولہ) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا
اگر کوئی مرد کہ اوس کا فرزند نہ ہوتا ہو۔ تو آدھی رات، جمعہ کو حلوہ پر
اس آیت کو لکھے بایں طور کہ کوئی اوس کو نہ دیکھے اور حلوہ کو کہاوے
اور اپنی عورت سے صحبت کرے۔ تین شب جمعہ اسی طرح عمل کرے
انشاء اللہ اوس کو فرزند نصیب ہووے۔
قولہ تعالےٰ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ
وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ (الی قولہ) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
یہ آیت برائے عقد الرجال مجرب ہے اس کو لکھ کر نام اوس شخص کا
معہ نام والدہ کے لکھیں۔ پھر ایک صورت بناویں اوس تحریر شدہ کو
صورت کے درمیان رکھیں اور کہیں کہ یا فلاں بن فلاں ذَهَبَ شَهْوَتُكَ
عَلَى النِّسَاءِ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَةِ بعد ازاں اوس صورت کو ٹکڑہ پارچہ
میں (جو کفن میت سے بچا ہوا ہو) لپیٹ کر مقبرۂ قدیمہ میں دفن کریں۔
انشاء اللہ وہ شخص قادر نہ ہووے اور محبت اور شہوتِ زنان اوس کے دل
سے چلی جائے۔ بہت زاہد لوگوں نے کہ جب ان پر شہوت غالب ہوئی اسی
طرح عمل کیا اور خلاصی پائی۔
اس آیت کا خواص تفریق کا ہے اگر کوئی مرد وعورت آپس میں حرام کی نیت
سے ملاپ اور محبت رکھتے ہوں۔ تو ان کی آپسمیں جدائی اور نفاق کے واسطے
اس طرح عمل کریں کہ قدرے قیر سیاہ لیکر اوس سے دو صورتیں ایک عورت کی
اور دوسری مرد کی تیار کریں اور ہر ایک صورت پر نام ان کا معہ نام والدہ کے تحریر

کریں۔ اوس کے بعد پوست ہرن جو پورانا ہو لیویں اور اس پر اس آیت کو لکھیں۔ اور ان ہر دو صورت پر لپیٹیں۔ اور جس جگہ پر وہ رہتے ہوں دفن کریں۔ انشاء اللہ ان کے درمیان جدائی واقعہ ہووے۔

قولہ تعالےٰ یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (الی قولہ) یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ ان آیات کو چمڑہ گوسفند پر جو ذبح کیا گیا ہو لکھیں اور اپنے پاس رکھیں انشاء اللہ تعالےٰ سفر دور و دراز بہ آسانی طے ہووے اور تکان نہ ہووے۔

قولہ تعالےٰ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ (الی قولہ) وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا اگر ان آیات کو ہُدہُد کے خون سے شنبہ کی رات کو دہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھیں اور جو عورت کہ خواب میں ہو اوس کے سینہ پر ہتھیلی رکھیں انشاء اللہ تعالےٰ جو کچھ اوس کے دل میں ہووے اسطرح بیان کرے کہ گویا بیداری میں ہے۔

قولہ تعالےٰ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا اگر کسی جگہ پر کوئی چیز دفن کیگئی ہو۔ اور اس کا پتہ نہ لگتا ہو۔ تو اس آیت کو پاک برتن پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھوویں۔ اور جس جگہ پر گمان ہو چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ جس جگہ میں چیز دفن ہو۔ اوس جگہ کا کشف ہو جاوے۔

قولہ تعالےٰ مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّکُنْ لَّهٗ کِفْلٌ مِّنْهَا وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا (الی قولہ) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا۔ اگر کسی

عورت کے واسطے نکاح کی خواستگاری ہو تو جمعہ کے روز بوقت طلوع آفتاب بکر نوعروس شدہ لڑکی کے کرتہ کے ٹکڑہ پر ان آیات کو لکھیں اور اپنے پاس نگاہ رکھیں۔ انشاء اللہ مقصد حاصل ہووے اور سخن قبول ہووے۔

قولہ تعالےٰ یٰاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۰ (الی قولہ) لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ یہ آیات برائے تقویت ایمان و زائل ہونے شک اور حاصل ہونے یقین کے ہیں چاہیئے کہ روز یکشنبہ سے شروع کرکے چار روز روزہ رکھیں اور ایسی چیز سے روزہ افطار کریں جو بلا شبہ ہو اور حیوانی نہ ہو پس پنجشنبہ کی رات کو نماز عشا کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھیں اور ہر دو رکعت میں سلام کے بعد دس بار سبحان اللہ پڑھیں۔ جملہ رکعت گذارنیکے بعد راہ راست طلب کریں اوسکے بعد ان آیات کو کاغذ پر لکھیں اور آب باراں سے دھو کر جمعہ کی صبح کو پیویں انشاء اللہ مطلب حاصل ہووے

سورۃ المائدۃ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو اٹھ بار پڑھے اللہ تعالےٰ اوس کو اور اوس کے اہل کو شر ظالماں سے امان میں رکھے اور اگر لکھ کر صندوق وغیرہ سامان میں رکھے۔ انشاء اللہ چوروں سے حفاظت میں رہے۔

قولہ تعالےٰ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ وَالْمُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِکُمْ فِسْقٌ (الی قولہ) فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ جو شخص اس آیت کو باوضو ہوکر برتن آبگینہ سرخ پر لکھے اور آب باراں سے دھو کر پیوے تو خدا

تعالیٰ وس کو حرام کیا۔ شراب پینے سے و مال یتیماں لینے سے حفظ او راپنی امان میں رکھے

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ اگر جو شخص کسی کا دل تسخیر کرنا چاہے تو اس آیت کو خرقہ کہنہ پر لکھے اور نام اپنا مع والدہ اور نام اوس کا مع والدہ بھی لکھے اور پاک مٹی کہ جس پر شخص ثانی کے قدم کا اثر ہوا ہو ڈالے اس خرقہ پر لگائے اور اپنے پاس رکھے انشاء اللہ مقصود حاصل ہووے۔

قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (الی قولہ) فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ جو شخص کہ ان دو آیات کو پوست آہو یا کسی ایک حیوانات وحشی پر لکھے اور اوس کو پاک پانی سے دہووے اور پھر اوسی پانی پر انہی دو آیات کو پڑھ کر دم کرے اور جس مکان میں چیز مدفون کا گمان ہووے چھڑکے رات کو اوسی مکان میں سووے انشاء اللہ چیز مدفونہ معلوم ہو جاوے۔

اور اگر ان دو آیات کو لوہے پر لکھ کر نقش کرے اور مکان میں رکھے جو شخص کہ اوس مکان میں گمان ناشائستہ کرے انشاء اللہ رسوا ہووے۔ اور اگر ان آیات کو ٹکڑہ سنگ یشب پر لکھ کر اپنے پاس رکھے جادو واثر نہ کرے اور خیالات فاسد سے امان میں رہے

قولہ تعالیٰ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ یہ آیت برائے عقد اللسان مجرب ہے اسکو پوست آہو پر گلاب او زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں نیز جس شخص کیواسطے لکھیں نام اوس کا اور اس کی والدہ کا بھی ساتھ لکھیں اور نزد حکام و اہل ظلم و غضب جب جاویں۔ انشاء اللہ زبان انکی بند رہے۔

قولہ تعالیٰ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ۔ یہ آیت واسطے منع مسافرت از سفر مجرب ہے اگر کسی سفر رفتہ شخص کو روکنا مطلوب ہو تو جس راہ پر وہ شخص گیا ہو اوس راستہ سے ایک پتھر لا دیں اور اس آیت کو اوس پتھر پر لکھیں اور چاہ میں ڈالدیں

پس وہ شخص سفر نہ کر سکے گا جب تک کہ وہ پتھر چاہ سے نکالا نہ جاوے

قولہ تعالےٰ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (الی قولہ) فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ جب کسی غدار یا اہل بدعت کو ہلاک کرنا مطلوب ہو۔ پس اوسکی صورت گچ سفید سے بناویں۔ اور ان آیات کو اوس صورت کی اگلی طرف (اسراق صورت) پر نقش کریں اور نام اوس شخص کا پشت صورت پہ نقش کریں یہ عمل بروز سہ شنبہ آخری وقت میں کہ جب قمر محاق میں ہووے کریں۔ پس خنجر ہاتھ میں لیویں اور اس پر لکھیں (فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ) پس اس خنجر کو صورت کی اسجگہ پر ماریں جہاں نام لکھا ہوا ہو اور کہیں یا ملائکۃ اللہ افعلوا کذا وکذا اور جن جن بلیات و آفات کا نام لیویں وہ شخص انہی بلیات سے گرفتار ہووے۔ بعدازاں ہلاک ہووے انشاء اللہ تعالےٰ

قولہ تعالی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ (الی قولہ) أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ۔ یہ آیات برائے دفعہ ایذائے دشمن مجرب ہیں پہلے چاہئے کہ بروز پنجشنبہ روزہ رکھیں اور جب شب جمعہ کی شام اور خفتن کی نماز ادا کریں تو کہیں یا قَدِيمُ الْأَزَلِ يَا أَزَلِيًّا لَمْ يَزَلْ يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَعَلَيْكَ بِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ خُذْهُ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ) تین روز پنجشنبہ اسی دستور سے برابر روزہ رکھیں اور شب جمعہ کو اسی طرح عمل کریں بعدازاں کمیشت خاک اندر استرہ وقف لادیں اور تین بار خاک پہ اس آیت کو پڑھکر دم کریں۔ پس اس خاک کو دشمن کے مکان میں ڈالیں انشاء اللہ اوسکی ذات و مال پر ایسے عجائبات مصائب نازل ہو ویں کہ عقل اوس میں حیران رہ جاوے۔

قولہ تعالی وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ۔ اس آیت کو برتن

پاک میں نابالغ لڑکا لکھے اور اوس کو روغن یاسمین سے دھووے پس اوس روغن کو آگ
پر نیم گرم کریں اور کان میں ڈالیں انشاء اللہ کرم زائل ہوویں اور درد سے آرام ہووے۔

قولہ تعالیٰ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (الی قولہ) فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ
جب کسی شخص نے اپنی عمر گناہوں میں صرف کی ہو اور چاہیے کہ وہ صفت بد اوس
زائل ہووے تو ان آیات کو سرخ کی قلم سے امرود یا سیب پر بروز جمعہ لکھے
اور بوقت صبح شنبہ نہار منہ اس امرود یا سیب کو کھاوے تین ہفتہ میں تین بار اسی
دستور سے عمل کریں انشاء اللہ وہ صفت بد اوس سے دور ہووے۔

قولہ تعالیٰ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُہٗ
اَیْدِیْکُمْ وَرِمَاحُکُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ
فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ واسطے شکار کرنیکے یہ آیت مجرب ہے اسطرح کہ ایک ایک ٹکڑہ
چوب زیتون اور مس اور استخوان اشتر مہیا کریں بعدازاں وضو کرکے اس آیت کو
لوح استخوان اشتر پر نقش کریں اور لوح زیتون پر (وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً کُلٌّ لَّہٗ
اَوَّابٌ) نقش کریں اور لوح مس کی ایک جانب اسی آیت کو اور دوسری جانب
(اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَۃِ ج وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ
مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ) سات بار نقش کریں۔ پس
پرندوں کے شکار کیلئے لوح زیتون کو اپنی گردن میں آویزاں کریں اور دریائی شکار
کے لئے لوح مس کو اوس چیز کے ساتھ باندہیں کہ جسکے ساتھ شکار کرنا ہو اور برائے
شکار وحوش لوح استخوان اشتر کو اپنی گردن میں باندہیں چاہیئے کہ ہر ماہ میں
لوح ہائے مذکور کو تازہ تیار کیا جاوے۔ تا شکار ہمیشہ بکثرت انشاء اللہ
دستیاب ہووے۔

نوٹ۔ قرآن شریف کی شروع پانچ سورتوں میں سے بعض آیات کے فوائد وخواص
بموجب روایت تفاسیر وکتب معتبرہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ باقی انشاء اللہ بشرط

زندگانی خواص القرآن حصہ دوم میں ہدیہ ناظرین ہوں گے جو عنقریب طبع ہو گا۔

عامل کو چاہئے کہ ہر ایک عمل کے واسطے باوضو ہو کر کامل یقین اور صدق دل سے عمل کرے۔ تب انشاء اللہ مقصد حاصل ہو گا۔ متردد خاطر ہونے کی صورت میں کامیابی مشکل ہوگی۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے۔

جو عمل برائے بغض عداوت حُب وغیرہ کے درج ہو چکے ہیں ان کو بجز حق کے استعمال نہ کریں۔ جملہ عملیات مندرجہ میں ادب اور حق کا خاص خیال رکھیں ورنہ عند اللہ ماخوذ اور گنہگار ہونے کے علاوہ عامل کا اپنا بھی نقصان اسی جہان میں ہو گا۔

وَخَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ خواہد گردید نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا

تمام شد حصہ اوّل

احقر العباد نیاز عبد الصمد خاکسار علی محمد سابق دفعدار رسالہ

ڈاکخانہ بازی شاہ سخیرہ ضلع جھنگ (پنجاب)

نوٹ:- کتاب ہذا میں اگر کاتب کی غلطی سے کسی جگہ اعرابوں وغیرہ کی کچھ کمی بیشی ہو گئی ہو تو خود درست فرمالی جاوے۔ والسلام

تحریر کنندہ منشی عبد الواحد سکنہ قلعہ میہاں سنگھ
ضلع گوجرانوالہ

اشتہار واجب الاظہار

خاکسار کے پاس المعروف نقش کرامات۔ قرآن شریف کی صرف ایک آیت کا ایسا عمل ہے جس کے پڑھنے سے فوراً آگے روئے زمین کے تمام حالات مثلاً گم شدہ کا پتہ۔ چور کا نشان۔ بیماروں کا علاج۔ ملک۔ ملک کی سیر۔ بزرگوں سے ملاقات الغرض سب حالات بذریعہ معمول بہ آسانی بیداری میں دیکھے اور معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ معمول بارہ برس سے کم عمر ہوگا۔ اس عمل کی کوئی زکوۃ وغیرہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، صرف خاکسار کی اجازت کافی ہوگی۔ یہ کوئی مسمریزم کی انگوٹھی نہیں ہے۔ قرآن کریم کا زندہ معجزہ ہے تجربہ جس کا شاہد ہے۔ عام فیس استادی پانچ روپیہ غریبوں سے محض توجہ رعایت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ کمی کے لئے خط و کتابت فضول بے اثر ثابت ہونے پر قیمت واپس دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اگر بے اثر ثابت ہو۔ تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگوالیں۔

طریق تابع ہمزاد

سورۃ مزمل شریف کی زکوۃ ادا کر کے ہمزاد کو تابعدار کرنے کا طریقہ بندہ کے پاس ہے ہمزاد کو تابع کر کے اوس سے سب کام جو مطابق شرع ہوں لئے جا سکتے ہیں مثلاً بطور تماشہ میوہ۔ مٹھائیوں کا منگوانا۔ روپوں پیسوں کا ڈھیر لگوانا وغیرہ وغیرہ عجائبات ظاہر کئے جا سکتے ہیں فیس استادی غرباء سے عہ، صاحبان حیثیت سے ۵ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ علی محمد خان سابق دفعدار رسالہ مربعہ خانان خشتہ ڈاکخانہ مارڑی شاہ سخیرہ ضلع جھنگ

ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن

دُعائے

کشف المودّت لعقد المحبّت

جسے
ملک علی محمد صاحب "چشتی" ذات مغل معروف اوڑا
سابق وفعدار رسالہ ۱۵ لانسرز متوطن موضع اوڑا
شیہا لوالہ ضلع جھنگ نے تالیف و تصنیف کیا

در جاج حسنین پریس لائلپور طبع شد

ہدیہ از استطاعت خریداران سے ۵ ر صاحبان حیثیت سے عمہ ر محصول الگ ۲ آنہ بار سوم ۱۰۰۰

اشتہار واجب الاظہار

کہاں ہیں وہ صاحبان جو شب و روز منتروں کے شوقین۔ تنتروں کے متلاشی اور جنتروں کے خواہشمند رہتے ہیں۔ ان کے لئے رسالہ

خواص القرآن (حصہ اوّل)

تیار ہے اس رسالہ میں قرآن مجید و فرقان حمید کی سورتوں اور آیاتوں کے عملیات واسطے حل امورات دینی و دنیاوی مثلاً حب وعداوت وغیرہ وغیرہ بالترتیب لکھے گئے ہیں۔ گو قلیل ضخامت رسالہ ہے ولیکن گنوں کا ذخیرہ ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہر کس عمل کرکے پورا پورا فیض اور فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ اصل میں قرآن کریم ہی ایک ایسی متبرک اور پاک ولاثانی کلام ہے کہ سب لغویات۔ منتر۔ جنتر۔ تنتر سے بڑھ کر پرتاثیر اور سچی ہے۔ جو انسانی دینی و دنیاوی ترقی اور حل مشکلات وحصول مطلبات کا ذخیرہ اور مخزن ہے۔ گنوں کے لحاظ سے اس کی ایک ایک آیت وسورۃ کا عمل معقول نذرانہ لیکر بھی کوئی شخص بتانا گوارا نہیں کرسکتا۔ لیکن اس ناچیز نے ہر طبقہ کے اصحاب کو فیضیاب کرنے کے لئے ہدیۂ ذیل (جو ایسے نادر تحفہ کے لئے محض ہیچ ہے) مقرر کیا ہے۔ غریبوں سے ۵ر صاحبان حیثیت سے عہ محصول ڈاک ۲ر دو آنہ علاوہ قیمت کے ہوگا۔ اعلیٰ طبقہ کے اصحاب جو کچھ عطا کریں۔

ذیل کے پتہ پر مؤلف سے طلب کرو۔

ملک علی محمد چشتی سابق دفعدار رسالہ ۱۵ لانسر موضع اور ڈاکخانہ ماڑی ضلع جھنگ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ یہ دعا اس خاکسار کو ایام طفولیت میں ایک بزرگ کامل سے عطا ہوئی۔ خاکسار نے چند مرتبہ اس دعائے پاک کے عمل سے نہایت فائدہ اٹھایا۔ اور خزانہ غیب تصور کر کے بکمال احتیاط خاص خاص یار غار دوستوں سے بھی اسے مخفی اور پوشیدہ رکھا۔ اب میری عمر عالم شباب کی زبردست موجوں کو عبور کر کے تیس سال سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور زمانہ کے سب نشیب و فراز کو تقریباً دیکھکر یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ دنیا ناپائیدار ہے۔ اس میں کچھ یادداشت چھوڑ جانا موجب یادگار ہے۔ اسی باعث کو مدنظر رکھ کر دل کی ان تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔ کہ جو دوسرے لوگوں پر کلام پاک کا راز افشا ہونے میں مانع تھیں۔ اور صفائی قلب سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی طرح سے عوام الناس میں یہ کلام مشتہر ہو جائے۔ کہ سب لوگ فائدہ حاصل کریں۔ چونکہ قلمی نسخہ جات عام لوگوں میں بہم پہونچانے نہایت مشکل معلوم ہوئے۔ اسواسطے بذریعہ چھاپہ خانہ طبع کرا کر مشتہر کرنا مناسب سمجھا گیا۔ گو مجھے یہ خیال بھی ہے کہ ہمارے بہت سے نقطہ چین اصحاب کا مقولہ ہے کہ چھاپہ والی کلاموں میں پورا اثر نہیں ہوتا۔ سو یہ خیال غلط اور ان کی

ضیعف الاعتقادی اور عمل کی کوتاہی کا ثمر ہے۔
یہ پہلا موقعہ ہے کہ محض خداوند کریم کے بھروسہ پر مخلوقات پروردگار کے فائدہ
کے واسطے بصرف زر کثیر بڑی ہمت مردانہ اور حوصلہ سخاوتانہ سے علم حُب کا
پردہ اٹھا کر ناظرین کی خدمت میں وظیفہ کلام پاک کا ندرانہ پیش کیا گیا ہے
اور امید ہے کہ اس خاکسار کو لاثانی کلام پاک کے وظیفہ یعنی حُب کے جواہرات
کا خزینہ اپنے بحر سینہ سے باہر کرنے کے صلہ میں انصاف اور دعائے خیر سے
یاد فرماویں گے۔ انشاءاللہ تعالٰی اس تالیف سے علاوہ اس ترتیب و ترکیب
کا وظیفہ پاک ہرگز دستیاب نہ ہو گا۔ اور وظیفہ پاک کا نام بموجب خوبی وصاف
دعائے **کشف المودت لعقد المحبت** رکھا گیا ہے اور قسم ہے۔
جلالیت **پروردگار** عالم کی کہ یہ کلام پاک قرآن مجید و فرقان حمید کی ایک سو
چوداں سورتوں میں سے ہر آیات کہ محبت کی ہے جمع کی ہوئی ہے! اور اس کی
راستی اور سچائی اور اثر میں ہرگز شک اور شبہ نہیں ہے۔ عمل کر کے تجربہ کر لو
جس شخص کے لئے بہ نیت دوستی ایک بار پڑھی جاوے۔ دل اس کا مانند موم
کے نرم ہو جاوے۔ اگر سو فرسنگ بھی دور ہووے۔ حاضر ہووے۔ اور
اگر ہر روز بطور وظیفہ ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کیجاوے۔ جو دیکھے
دوست ہو جاوے۔ اور اگر شیرینی پر دم کر کے کھلائی جاوے تو تازیست
جدا نہ ہووے۔ سیدھے آرام اور دیوانہ ہو جائے۔
اور اگر درمیان زن و شوہر کے موافقت نہ ہووے۔ تو خوشبوئے لوبان پر

سہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے ناموافقت والے کے گرد جلائی جاوے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ موافقت اور محبت ہو جاوے۔

اور اگر کسی کا دوست سفر میں ہو تو تسبیح موم سات دانہ بنا کر ہر دانہ پر سات بار پڑھ کر دم کر کے خانہ تنہا میں آویزاں کی جاوے۔ تو دل اس شخص کا دوستی سے بیقرار اور بے آرام ہو جاوے۔

اور اگر کسی قسم کی خوشبو پر دم کر کے اپنے منھ پر لگائی جاوے۔ تو جو دیکھے محبت اور الفت کرے۔

اور اگر کسی میوہ پر دم کر کے کھلایا جاوے۔ تو وہی حکم ہے۔ کہ محبت سے دیوانہ و بیقرار ہو جاوے۔ اور غرض حاصل ہووے۔

الغرض اگر پہاڑ پر بھی پڑھی جاوے۔ تو جنبش میں آوے۔
صاف دل بزرگان کا عمل استعمال تو اسی طرح ہے۔ جیسا مذکور ہوا عوام کو چاہئے کہ ترکیب ذیل کے مطابق عمل شروع کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگر باشرائط عمل ہوا۔ تو کم از کم پندرہ یوم زیادہ سے زیادہ ۴۱ یوم تک کامیابی ہو جاوے گی۔

ترکیب عمل

بعد از نماز صبح روزانہ تا حصول مطلب سب دعا کو تین بار باوضو رو بہ قبلہ ہو کر بہ لباس معطر جگہ پاک و مقرر پر پڑھیں اول و آخر یازدہ یازدہ بار درود شریف صلوٰۃ تنجینا پڑھ لیویں۔ پڑھتے وقت مطلوب کا تصور رکھیں بعد سب کچھ پڑھ لینے کے مطلوب کی طرف پھونک مار دیویں۔ اکل حلال و صدق

مقال ضرور رکھیں۔ وحدت مکان وزمان کا لحاظ بھی ضرور ہو۔ بصورت لاچاری جاۓ نماز ضرور ایک مقرر شدہ پاس ہو +

نوٹ

چونکہ یہ کلام بلاشک وشبہ پاک اور سچی اور سریع التاثیر ہے۔ اس واسطے بدافعال پر پڑھنے اور عمل کرنیکی اجازت ہرگز نہیں ہے۔ اس میں شرع شریف کے رد سے گناہ کبیرہ ہے۔ جو موجب خرابی اور غضب الٰہی ہے۔ دیگر کاروبار دنیاوی جو بموجب قانون شرع شریف عیب اور گناہ میں شامل نہ ہوں درست کے لیئے اجازت ہی اور یہ اجازت مجھے اُستاد کامل سے حاصل ہے۔ عمل میں ایک تھوڑا سا نقطہ مصلحتاً مخفی رکھا گیا ہے۔ جو اول تو ہر خریدار کو دعا کے ساتھ بھیجا یا بتلایا جاویگا۔ ورنہ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی دریافت فرمالیویں۔

درود شریف صلوٰۃ تنجینا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ٥

احقر العباد۔ نیازمند عبد الصمد خاکسار علی محمد حسینی سابق دفعدار رسالہ ۱۵ لانسرز حال مقیم موضع اوراشیہا لوالہ ڈاکخانہ ماڑی۔ ضلع جھنگ پنجاب

دعائے کشف المودت لعقد المحبت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گرفتم فلان بن فلان (نام مطلوب معہ والدہ) را بمہر و دوستی فلان بن فلان (نام طالب معہ والدہ) یارب یارب
یارب پسر فلان (نام والدہ مطلوب) را بسوئے فلان (نام طالب) کن بمہر و دوستی بحق قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ
الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ
وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ
تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ
حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ
اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا

---

۱ ۲ نمبر اوّل و دوم کی آیاتیں تیسرے پارہ سورہ آل عمران کے تیسرے رکوع میں درج ہیں ۱۲
۳ ۴ نمبر تین و چار کی آیاتیں تیسرے پارہ میں سورہ آل عمران کے چہارم رکوع میں متواتر درج ہیں +

اللّٰہِ وَالرَّسُوْلَ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِذْ یَرَوْنَ
الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ
الْعَذَابِ ۝ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
یارب یارب یارب دو چشم فلان بن فلان را (نام مطلوب مع والدہ)
نگران من کن بمہر و دوستی بحق ہٰذہ الاسماء اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِہَا
قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ
الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ وَاِنِّیْ
عَلَیْہِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۝ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ
مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ
فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ قَالَ ہٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

ؔ۱ یہ آیات دوم پارہ کے اول پاؤ کے چہارم رکوع میں مندرج ہے ؔ۲ یہ آیات تیسرے پارہ کے چہارم پاؤ کے سوم رکوع میں داخل ہے۔ ؔ۳ سورۃ فاتحہ میں ہے۔ ؔ۴ کی آیاتیں انیسواں پارہ سورۃ نمل کے تیسرے رکوع میں متواتر درج ہیں۔

لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یارب یارب یارب ہردو گوش فلان بن فلان را

نام مطلوب بشنو والدہ

شنوائے سخن من کن بمہر و دوستی بحق ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا

وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ

مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۗ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ یارب یارب

در لب و دندان و زبان فلان بن فلان را گویا من کن بمہر و دوستی بحق

نام مطلوب بشنو والدہ

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۗ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۗ

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ

[illegible] پارہ ۱۸ [illegible] کے پہلے رکوع میں ہے [illegible] پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ [illegible]
[illegible] پارہ [illegible] بارہویں پارہ [illegible] سورہ یوسف [illegible]
[illegible] سورہ یوسف کے چہارم رکوع [illegible]

امرات العزیز تراود فتہا عن نفسہ قد شغفہا حبا انا

لنرٰہا فی ضلٰل مبین ۝ قالوا تاللہ تفتؤا تذکر یوسف

حتی تکون حرضا او تکون من الہالکین ۝ اہدنا

الصراط المستقیم ۝ یارب یارب یارب مہر دو

دست و دل و جان و سینہ فلاں بن فلاں را اسیر من کن بمہر و دوستی بحق

نام مطلوب مع والدہ

فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب

لانفضوا من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم

فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب

المتوکلین ۝ بحق الم ۝ المص ۝ الر ۝ المر ۝ کہیعص

طسم ۝ طسم ۝ وطہ ۝ و یس ۝ وحم ۝ وحم عسق ۝ وق والقرآن

المجید ۝ و ن والقلم وما یسطرون ۝ یارب

۱؎ یہ آیات تیرہویں پارہ کے پہلے پاؤ کے پچھلے رکوع میں ہے۔ ۲؎ سورۃ فاتحہ میں ہے۔ ۳؎ یہ آیات چہارم پارہ کے آٹھویں رکوع میں ہے۔ ۴؎ پہلا پارہ کے شروع میں ہے ۵؎ آٹھواں پارہ سورۃ اعراف کا شروع۔ ۶؎ گیارہواں پارہ سورۃ یونس کا شروع۔ ۷؎ تیرہواں پارہ سورۃ رعد کا شروع۔ ۸؎ سولہواں پارہ سورہ مریم کا شروع۔ ۹؎ پارہ سولہواں سورۃ طٰہٰ کے شروع میں ہے۔ ۱۰؎ بائیسواں پارہ سورہ یٰس کا شروع ۱۱؎ انیسواں پارہ سورہ الشعرا کا شروع ۱۲؎ چوبیسواں پارہ سورہ مومن کا شروع ۱۳؎ پچیسواں پارہ سورۃ شوریٰ کا شروع ۱۴؎ چھبیسواں پارہ سورہ ق کا شروع ہے

یارب یارب گرفتم دل و جان و ہفت اندام فلان ابن فلان را
(نام مطلوب مع والدہ)
بمہر و دوستی بحق[1] وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى
عَيْنِيْ ۝ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۥ الآیہ
یارب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اَللّٰهُمَّ بحق توریت موسیٰ
و انجیل عیسیٰ (او صحف ابراہیم) و زبور داؤد و فرقان محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین صِرَاطَ[2]
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ گرفتم دل و جان و ہفت اندام فلان بن فلان
(نام مطلوب مع والدہ)
بمہر و دوستی فلان بن فلان (نام طالب مع والدہ) یارب دل و جان و ہفت اندام فلان بن فلان
(نام مطلوب مع والدہ)
را خواہان من کن بمہر و دوستی بحق آدم و حوا و ہابیل و شیث و ادریس و نوح
و ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و یوشع و یوسف و ہود و شعیب و موسیٰ
و ہارون و خضر و الیاس و ذوالقرنین و یونس و ارمیا و دانیال و عزیر و عیسیٰ و شمعون
و جرجیس و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم السلام مہربان گردان فلان بن فلانہ
(نام مطلوب مع والدہ)
بمن بمہر و دوستی بحق این آیات[3] يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

نمبر ۱ مہر و دوستی کی آیتیں سولہویں پارہ سورہ طٰہٰ کے دوسرے رکوع میں ہیں۔ نمبر ۲ یہ آیت سورہ فاتحہ میں ہے۔ نمبر ۳ کی آیت ستائیسویں پارہ سورۃ الرحمٰن کے دوسرے رکوع میں ہے۔

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا

تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اے

فرشتگان واے پریان بشنوید گفتار من و مطیع من باشید و فرمان برید و

بنشانید بمہر و دوستی مراد در دل فلان بن فلان بحق فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ

نام مطلوب معہ والدہ

يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ

وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ مَّآ اَلَّفْتَ

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ

النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُ

نُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ

لہ یہ آیت ستائیسواں پارہ سورہ الرحمن کے دوسرے رکوع میں ہے۔ ٹلہ ستارہویں پارہ کے دوسرے ربع میں و ششم رکوع میں ہے

سلہ یہ آیت دسویں پارہ کے اول ربع کے چہارم رکوع میں ہے۔ ٹلہ سورۃ البقر دوم پارہ اول ربع کے چہارم رکوع میں ہے

ھہ یہ آیت دسویں پارہ کے اول ربع کے چہارم رکوع میں ہے۔ لہ یہ آیت دسویں پارہ کے اول پاؤ کے چہارم رکوع میں ہے

کہ سوئمواں پارہ اول ربع چہارم رکوع میں ہے۔ ٹہ یہ آیت تیسرے پارہ کے تیسرے پاؤ میں ششم رکوع میں ہے۔ ٹلہ پارہ چہارم پاؤ سوم رکوع سوم میں ہے۔

يَفْعَلُوْا ۝ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گرفتم

جان و دل و ہمت اندام فلاں بن فلاں بمہر و دوستی در محبت فلاں بن فلاں
نام مطلوب مع والدہ — نام طالب مع والدہ

بحق ہمہ پیغمبراں کہ اول ایشاں آدم صفی اللہ و آخر ایشاں حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ۝ یا ربّ ہر دو پائے

فلاں بن فلاں را بجانب من و ال کن بمہر و دوستی بحق فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝
نام مطلوب مع والدہ

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ وَاِنْ تَعْفُوْا وَ

تَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ

الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝

سے پارہ بارہواں پاؤ چہارم رکوع دوم میں ہے ۔ ۲ سورۂ فاتحہ میں ہے ۔ ۳ پارہ سورۂ قیامہ کے اول رکوع میں ہے ۔ ۴ اٹھائیسواں پارہ سورۃ التغابن کے دوسرے رکوع میں ہے ۔ ۵ یہ آیات تیسرے پارہ سورۃ آل عمران کے دوم رکوع میں ہے ۔ ۶ پانچویں پارہ چہارم پاؤ کے سورت نساء میں ہے ۔ ۷ ۸ یہ دونوں آیات تیسویں پارہ سورت عادیات میں متواتر درج ہیں ۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

وَلَا الضَّآلِّيْنَ اٰمِيْن يَارَبْ يَارَبْ يَارَبْ گرفتم دل و

جان و ہفت اندام فلان بن فلان را بمہر و دوستی بجہت فلان بن فلان بنام خداوند

نام مطلوب معہ والدہ — نام طالب معہ والدہ

رب العالمین الی یوم الدین بحق لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ گرفتم سیصد و شصت

رگ و چہارصد و چہل و چہار استخوان فلان بن فلان را بنام خداوند عزّ و

نام مطلوب معہ والدہ

جلّ و بنام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمت بیت الحرام و الرکن و المقام

و بحرمت خدیجۃ الکبریٰ و بپاکی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ـلہ پارہ چہارم کے نصف والے رکوع میں ہے ـٹہ یہ آیات سورہ فاتحہ میں ہے ـٹہ سکے دونوں نمبروں کی آیات نہیں ہیں پہلے درپے گیارھویں پارہ سورہ توبہ کے آخیری رکوع میں ہیں۔ ـٹہ یہ آیات تیئسویں پارہ سورت ص کے تیسرے رکوع میں داخل ہے

فرق تا ناخن فلان بن فلان را بمہر و دوستی فلان بن فلان بحق قَالَ[۱]
نام مطلوب مع والدہ — نام طالب مع والدہ

عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ

وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ وَلَقَدْ[۲] فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا

عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ يَا[۳] مَعْشَرَ الْجِنِّ وَ

الْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوَاتِ

وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ وَكَفَىٰ[۴]

بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ وَكَفَىٰ[۵] بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

یا رب بحرمت آن نام کہ بر ساق عرش نوشتہ چنانچہ عرش را متبرک

و عظیم آفریدی مہر اسم در دل و چشم فلان بن فلان عزیز و شیریں گرداں
نام مطلوب مع والدہ

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم بحرمت آن نام کہ بر چشمۂ آفتاب و

ماہتاب نوشتہ چنانچہ آفتاب و ماہتاب را بر برکت این اسم روشن و

منور ساختہ ہمانند در چشم و در دل فلان بن فلان روشن گرداں۔ یا اللہ
نام مطلوب مع والدہ

---

۱ یہ آیات انیسویں پارہ سورہ نمل کے تیسرے رکوع میں داخل ہے۔ ۲ یہ آیت تیئسویں سورہ ص کے سوم رکوع میں ہے۔ ۳ ستائیسواں پارہ سورہ الرحمٰن کے دوسرے رکوع میں ہے ۴ پارہ چہارم سورہ نساء کے پہلے رکوع میں ہے۔ ۵ یہ آیات پانچویں پارہ کے چہارم رکوع میں وارد ہے۔ ۱۲

یا اللہ یا اللہ بحرمت آن نام کہ بر زبور داؤد علیہ السلام نوشتہ چنانچہ بہ برکت
آن نام در دست حضرت داؤد آہن را موم گردانیدی یا رب یا رب یا رب یا
رب دل و جان فلان بن فلان را بر من ہمچنان نرم و موم گردان یا اللہ یا اللہ
نام مطلوب بمعہ والدہ
یا اللہ بحرمت آن نام بزرگ کہ بر انگشتری حضرت سلیمان نوشتہ و بہ برکت
آن نام تمام جن و انس مسخر و فرمان بردار و مطیع ساختہ بودی ہمچنان فلان بن
نام مطلوبہ والدہ
فلان را در عشق و محبت من بےقرار گردان و مطیع و فرمانبردار گردان یا اللہ یا اللہ
یا رب بحرمت آن نام کہ در قرآن مجید نوشتہ یا شافع چنانچہ دل افضل مخلوقات
فخر کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر امتان مشفق و مہربان گردانیدی
یا مقلب القلوب والابصار دل فلان بن فلان را بر من ہمچنان مہربان گردان و در عشق
نام مطلوب بمعہ والدہ
و محبت و الفت با سر گردان و حیران کن کہ یک لحظہ بغیر دیدار ما آرام نہ باشد یا اللہ
یا اللہ یا اللہ بحرمت آن نام سید المرسلین شفیع المذنبین و خاتم النبیین
و حبیب رب العالمین و بحرمت چہار یار پاک و دوازدہ امام پاک و چہاردہ معصوم پاک و جمیع مشائخ
عظام بحرمتی ہر چہار ابابیل حاجات ما ادا کن آسان یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

بقلم خود محمد امین کاتب ازسکھو کے ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

پیارے مسلم بھائیو

آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ قرآن مجید وفرقان حمید کی ہر ایک سورۃ و آیت ولفظ وحرف خزانہ بے بہا ونعمت لاانتہا ہے۔ پس چند متفرق سورتوں کے خواص" بطور ضمیمہ دعاء کشف الموت لعقد المحبت" ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اگر مفصل خواص سورتوں وآیاتوں کے دیکھنے مطلوب ہوں۔ تو رسالہ خواص القرآن جس کا اشتہار کتاب ہذا کے صفحہ ۲ پر درج ہے منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

سورت نوح پارہ ۲۹

اس سورت کو برائے ہلاک کرنے دشمن ودفعہ دیو وپری کے ایک ہزار ایک بار ختم کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ مقصود حاصل ہووے

سورت جن پارہ ۲۹

اس سورۃ کو واسطے دفعہ ظالمان وچشم زخم کے بہتر بار ختم کریں انشاء اللہ مطلب بر آوے

سورت مزمل پارہ ۲۹

اس سورۃ کو برائے بر آمدن حاجات ومہمات ایک ہزار ایک بار ختم کریں انشاء اللہ مقصد پورا ہووے

سورت تکویر پارہ ۳۰

اس سورۃ کو برائے حصول جملہ کارہا اکیس بار ختم کریں۔ انشاء اللہ مطلب حاصل ہووے

سورت بُرُوج پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو برائے دفعہ دشمناں و بدگویاں اکیس ۲۱ بار ختم کریں۔ انشاء اللہ دفعہ ہووئیں۔

سورت اعلےٰ پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو بوقت سفر جانے کے تین بار ختم کریں۔ انشاء اللہ واپسی بوطن بسلامت ہووے

سورت الضحیٰ پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو اگر برائے حاضر ہونے غائب کے دو ہزار بار ختم کریں۔ انشاء اللہ غائب حاضر ہووے

سورت الم نشرح پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو برائے کھولنے کاروبار کے ۷۵ بار ختم کریں۔ انشاء اللہ کاروبار کشادہ ہوں

سورت العلق پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو بادشاہ یا حاکم کے پاس کسی غرض کیلئے جاتے وقت تین بار ختم کریں انشاء اللہ مطلب حاصل ہووے

سورت الھمزہ پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو برائے دفع غم و اندوہ کے ۱۲ بار ختم کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ دفعہ ہووے۔

سورت الفیل پارہ عٓ۳۰

اس سورۃ کو واسطے قصد ہلاکی دشمن کے یک ہزار و دویست و پنجاہ بار درمیان نماز شام و خفتن پڑھیں۔ بحرمت اس سورۃ بزرگ کے انشاء اللہ تعالےٰ دشمن مقہور اور نیست و نابود ہو جاوے گا۔

سورت اخلاص پارہ عٓ۳۰

خاصیت دائرہ اخلاص ہفت در ہفت

بسم اللہ	الرحمن	الرحیم	قل ھو	اللہ	احدٌ	اللہ
الرحمن	الرحیم	قل ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد
الرحیم	قل ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد
قل ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ
احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ	کفواً
اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ	کفواً	احد

اگر اس دائرہ کو زعفران اور مشک خالص کے ساتھ بروز یکشنبہ بطلوع آفتاب دو بار لکھیں ایک آگ کے نیچے دفن کریں۔ اور ایک دشمن کو کھلا دیویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ دشمن مقہور ہووے۔ اور اگر برائے دفعہ بلا ہا گوناگون گلے یا بازو میں باندھیں۔ تو دفعہ ہوویں۔

دائرہ سورۃ اخلاص ہشت در ہشت

بسم اللہ	الرحمن	الرحیم	قل	ھو	اللہ	احد	اللہ
الرحمن	الرحیم	قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد
الرحیم	قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد
قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد
ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن	لہ
احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن	لہ	کفواً
اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن	لہ	کفواً	احد

اگر اس دائرہ کو بوقت نماز بامداد مشتری راست بعد از پنجشنبہ زعفران ومشک خالص سے لکھ کر دستار میں رکھیں۔ اور مجالس پادشاہاں

یا امرا یا اہل دول و اہل حشم و غضب جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ باآبرو و فتح و نصرت واپس آویں۔ اور ہمیشہ باعزت رہیں۔

خاصیت دائرہ اخلاص نُہ درنہ

بسم	الله	الرحمن	الرحیم	قل	ھو	الله	احد	الله
الله	الرحمن	الرحیم	قل	ھو	الله	احد	الله	الصمد
الرحمن	الرحیم	قل	ھو	الله	احد	الله	الصمد	لم یلد
الرحیم	قل	ھو	الله	احد	الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد
قل	ھو	الله	احد	الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم
ھو	الله	احد	الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن
الله	احد	الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	لہ
احد	الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	لہ	کفواً
الله	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	لہ	کفواً	احد

اگر اس دائرہ کو لکھ کر برائے حب اور محبت کے بازو میں باندھیں۔ تو جس سے چاہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ محبت پیدا ہو جائے۔ نیز جملہ مخلوق محبت سے دیکھے۔

نوٹ۔ ہر ایک عمل کے واسطے یقین کامل و خلوص دل ضرور چاہیئے۔ متردد خاطر ہونے سے کامیابی نہیں ہوتی۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے

التماس

شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اس فرمان کو نظر انداز کرتے ہوئے آگاہی ناظرین کے لئے ذیل کی چند سطورات بطور ضمیمہ حاجت مندوں کی حاجت روائی کیواسطے درج کی گئی ہیں۔ ناظرین کرام سے امید ہے کہ رنجیدہ خاطر نہ ہوں گے اور اگر مندرجہ ذیل میں سے کوئی چیز آپ کو یا آپ کے احباب کو مطلوب ہو تو بطور تجربہ ایک دفعہ ضرور مولف رسالہ ہذا سے طلب فرما کر فائدہ اٹھاویں

امساک کی لاثانی مجرب شبینہ گولیاں

ان گولیوں کی زیادہ تعریف فضول اور خلاف تہذیب ہے۔ صرف اتنا کہدینا کافی ہے۔ کہ بجائے منٹوں کے گھنٹوں تک مفید ثابت ہو کر اپنی عمدگی کا ثبوت دینگی۔

(شنیدہ کے بود مانند دیدہ)

قیمت ۱۶ گولیاں ۔ علاوہ محصول عہ ۔ ایک روپیہ
زیادہ تعداد میں خرید نے پر فی درجن ۔ ایک آنہ کی رعایت ہوگی

کشتہ اکسیری

جریان یعنے (دھات) رقت سرعت احتلام کو کافور کر کے مادہ تولید کو گاڑھا کرتا ہے گرمی کی تمام امراض میں نہایت مفید ہے۔ قیمت علاوہ محصول فیتولہ دو روپیہ (عہ)

فولادی گولیاں

نزلہ۔ زکام۔ ریشہ۔ کھانسی کیلئے شرطیہ علاج ہے۔ خواہ کسی اندام پر نزلہ کے باعث تکلیف ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ کے استعمال سے سب تکلیف دور۔ اور بدن رتالال ہو جاویگا۔ بالوں کو قبل از وقت سفید ہونیسے (جو کہ اکثر ریشہ و نزلہ کا باعث ہوتا ہے) روک دیتی ہیں۔ میری ذاتی تجربہ شدہ ہیں۔ قیمت چودہ ۱۴ گولیاں علاوہ محصول (عمہ)

سفوف شفاء

سوزاک ایسا موذی مرض خواہ نیا ہو۔ خواہ پرانا۔ اور کتنا ہی تکلیف وہ کیوں نہ ہو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر صحت کامل ہوگی۔ ہفتہ سے زیادہ ہرگز استعمال نہ کرنا پڑیگا۔ ایک ہفتہ کی خوراک علاوہ محصول قیمت عہ۔

سُرمہ اکسیر العین

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سوائے ان چند امراض کے جو قطعی لا علاج ہیں۔ سب امراض کے دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ علاوہ محافظ چشم ہونیکے ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ رتوندا سرخی۔ پانی جانا۔ ککرے۔ پڑوال۔ وغیرہ وغیرہ کے واسطے ہمہ صفت موصوف ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ زیادہ خریداری پر فی تولہ ۲ر رعایت کی جاوے گی۔

خضاب (ضماد پُر مفاد)

گرمی ہو یا سردی ہو۔ دن ہو یا رات ہو۔ ہر موسم و ہر وقت میں ہر طبیعت کیلئے بیضرر و بیخطر۔ سیاہی عمدہ۔ سیاہ شدہ بال انشاء اللہ تعالیٰ مدتوں سفید نہ ہوں قدرتی و مصنوعی سیاہی میں تمیز نہ ہو سکے ایک دفعہ تمام بالوں پر لگانے کے بعد آئندہ ہر دسویں روز صرف کھونٹی پر لگانا کافی ہوگا۔ قیمت علاوہ محصول فی پاؤ آثار (عہ) ایکروپیہ۔ پورا نسخہ بتا دینے کی فیس دو روپیہ۔

حبوب مُقوّی باہ

باہ کے متعلق تمام بیماریوں کا خاصہ علاج ہیں سستوں کو چست بوڑھوں کو جوان بنانا ان کا خاصہ ہے۔ تمام ریاحی بیماریوں کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ قوت مردمی کے متعلق جو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان کی تعریف یہاں بیان کرنا خلاف تہذیب ہے۔ عاقلان خود مے دانند۔ قیمت فی درجن گولیاں عہ محصول ڈاک علاوہ

دیگر تمام قسم کے کشتہ جات فرمائش آنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔

اطلاع عام

ناظرین نے سنا دغالباً دیکھا بھی ہوگا کہ فلاں شخص نے کچھ پڑھ کر انگلی وغیرہ کا اشارہ کیا۔ تو ہرا بھرا درخت جڑ سے اکھڑ گیا۔ یا کوئی خاص شاخ کٹ کر علیحدہ گر گئی۔ یا حسب الارشاد قسم قسم کی چیزیں یا میوے اور مٹھائیاں جمع ہو گئیں۔ یا روپے پیسوں کا ڈھیر لگ گیا۔ الغرض اسی قسم کے کئی عجائبات کا اظہار آپ نے سنا یا دیکھا ہوگا سو یہ سب وصف سورۃ مزمل کے عامل بننے اور زکات پوری کر کے ہمزاد کو تابع کرنے سے انشاءاللہ تعالیٰ حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو ہر ایک شخص اہل اسلام کو سورۃ مزمل کی زکات پوری کرنے اور ہمزاد کو تابع کرنے کی ترکیب بہ ادائیگی فیس مندرجہ ذیل اس خاکسار سے حاصل ہو سکتی ہے۔ کم استطاعت لوگوں سے عام صاحبان حیثیت سے ۵ لعہ اور رؤسا و اعلیٰ طبقہ کے اصحاب جو کچھ عطا فرماویں

ملنے کا پتہ

احقر العباد۔ خاکسار علی محمد چشتی سابق جمعدار رسالہ ۱۵ لانسرز
بمقام آوبا سیہالوالہ ڈاکخانہ باڑی شاہ سنجرا ضلع جھنگ (پنجاب)

جو صاحبان اس کتاب سے کسی عمل سے فائدہ اٹھاویں۔ براے خوشنودی خاکسار کو ضرور اطلاع کریں۔

۴۸۷ دعا کو بموجب ترکیب عمل مندرجہ صفحہ ۵

بعروج چاند کے اول چہارشنبہ والے روز شروع

کریں۔ مخفی نقطہ یہی ہے۔ واللہ

13/12/17